خبرونظر
Khabr o Nazar

U.S. Embassy Magazine
News & Views

Winter Issue 2011
موسم سرما کا شمارہ ۲۰۱۱ء

Sharing our Cultural Treasures

Top Stories:

- Clinton: U.S. Committed To Helping Pakistan Boost Development
  امریکہ پاکستان کی ترقی میں مدد دینے کیلئے پُرعزم ہے: ہیلری کلنٹن
- The Sweet Taste of Pakistan's Mangoes Arrives in the U.S.
  میٹھے میٹھے پاکستانی آموں کی امریکہ آمد
- Pakistan and the United States: A Modern Day Oscar and Felix?
  پاکستان اور امریکہ: عصرِ حاضر کے آسکر اور فیلکس؟

American hip hop group FEW Collective performs in Islamabad | امریکی ہپ ہاپ گروپ، ایف ای ڈبلیو کولیکٹو، اسلام آباد میں اپنے فن کا مظاہرہ کر رہا ہے

"Like" the Embassy's Facebook Page and suggest it to your friends: www.facebook.com/pakistanusembassy سفارتخانہ کا فیس بک پیج

Winter Issue 2011 موسم سرما کا شمارہ ۲۰۱۱ء

خبرونظر
Khabr o Nazar

U.S. Embassy Magazine
News & Views

Editor-in-Chief
Mitchell Moss
Counselor for Public Affairs

Managing Editor
Mark E. Stroh
Press Attaché and
Country Information Officer

Associate Editor
Rebecca Danis
Public Diplomacy Officer

Contacting Us
Khabr-o-Nazar, Public Affairs Section
Embassy of the United States
of America, Ramna-5, Diplomatic
Enclave, Islamabad, Pakistan.

Background
Khabr-o-Nazar is a free magazine published by the U.S. Embassy in Islamabad. The magazine is designed by Evernew Concepts and printed by PanGraphics (Pvt) Ltd.

Change of Address and Subscriptions
Send change of addresses and subscription requests to
infoisb@state.gov

Letters to the Editor
Letters should not exceed 250 words and should include the writer's name, address and daytime phone number. All letters become the property of Khabr-o-Nazar. Letters will be edited for length, accuracy and clarity.

Stay Connected
Khabr-o-Nazar News & Views
infoisb@state.gov
Phone: 051-208-0000
Fax: 051-227-8607

مدیرِ اعلیٰ:
مچل موس، قونصلر برائے امور عامہ

منتظم مدیر:
مارک ای۔ اسٹرو، پریس اتاشی و کنٹری انفارمیشن آفیسر

معاون مدیر:
ربیکا ڈینس، پبلک ڈپلومیسی آفیسر

ہمارا پتہ:
"خبرونظر" شعبہ امورِ عامہ امریکی سفارتخانہ، رمنا۔5، ڈپلومیٹک انکلیو اسلام آباد، پاکستان

پس منظر:
"خبرونظر" امریکی سفارتخانہ کی جانب سے شائع کیا جانے والا بلا قیمت رسالہ ہے۔ اس رسالے کو ایور نیو کونسیپٹس ڈیزائن کرتا ہے اور پین گرافکس (پرائیویٹ) لمیٹڈ چھاپتا ہے۔

اپنا پتہ تبدیل کرنے اور یہ رسالہ حاصل کرنے کے لئے:
اپنا پتہ تبدیل کرنے کی صورت میں یہ رسالہ حاصل کرنے کیلئے اس ای میل پر درخواست بھیجیں:
infoisb@state.gov

مدیر کے نام آپ کے خطوط:
مدیر کے نام آپ کا خط اڑھائی سو الفاظ سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے، نیز اس میں لکھنے والے کا نام، پتہ اور دن میں زیرِ استعمال رہنے والا فون نمبر بھی درج ہونا چاہیے۔ آپ کی جانب سے موصول ہونے والے تمام خطوط "خبرونظر" کے ریکارڈ کا حصہ بنتے ہیں۔ اختصار، تصحیح اور وضاحت کیلئے ان خطوط کی کانٹ چھانٹ کی جائے گی۔

infoisb@state.gov
فون: 051-208-0000 فیکس: 051-227-8607

Website: ویب سائٹ:
http://islamabad.usembassy.gov

ہمارے آن لائن روابط:
http://islamabad.usembassy.gov/pakistan/khabr_o_nazar.html

یوٹیوب www.youtube.com/user/usembassyislamabad

فلکر www.flicker.com/photos/usembassypak

ٹویٹر www.twitter.com/usembislamabad

سفارتخانہ کا فیس بک پیج www.facebook.com/pakistanusembassy

table of Contents
فہرستِ مضامین

Front Cover: American band, The Ari Roland Jazz Quartet, performing live with Pakistani classical musicians at PNCA, Islamabad

سرورق: امریکی جاز بینڈ ایری رولینڈ کوارٹیٹ پاکستان نیشنل کونسل آف آرٹس، اسلام آباد میں پاکستان کے کلاسیکی موسیقاروں کے ساتھ اپنے فن کا مظاہرہ کر رہا ہے۔

05	Editor's Corner گوشۂ مدیر
06	A True Two-Way Exchange - YES Host Mother Visits Pakistan طلبا تبادلے کے امریکی پروگرام **YES** کی میزبان ماں کا دورۂ پاکستان
09	Clinton: U.S. Committed To Helping Pakistan Boost Development امریکہ پاکستان کی ترقی میں مدد دینے کیلئے پُرعزم ہے: ہیلری کلنٹن
11	Pakistan and the United States: A Modern Day Oscar and Felix? پاکستان اور امریکہ: عصرِ حاضر کے آسکر اور فیلکس؟
14	Photo Gallery تصویر گیلری
16	Pakistani-American Teenager Inspires Others to Make a Difference نوعمر پاکستانی امریکی جو دوسروں کیلئے مثال بنا
18	American Jazz Fostering Mutual Understanding and Shared Values جاز موسیقی اور امریکہ و پاکستان میں افہام و تفہیم اور مشترکہ اقدار کا فروغ
20	The Sweet Taste of Pakistan's Mangoes Arrives in the U.S. میٹھے میٹھے پاکستانی آموں کی امریکہ آمد
22	The American Experience: Young Pakistanis Visit the United States امریکہ کا تجربہ: نوجوان پاکستانیوں کا دورۂ امریکہ
24	Martin Luther King Jr. Day: A Time to Serve Others یومِ مارٹن لوتھر کنگ جونیئر: دوسروں کی خدمت کرنے کا وقت
26	Virtual Connection: Pakistani and U.S. Hospitals Work Together حقیقی تعلق: ڈاکٹروں کی تربیت اور مریضوں کے علاج کیلئے امریکی اور پاکستانی اسپتالوں کا اشتراک
28	Visit the 50 states - Missouri پچاس ریاستوں کی سیر: میزوری
33	Ask the Consul قونصل سے پوچھئے
35	Letters to the Editor قارئین کی آراء

Editor's Corner

گوشۂ مدیر

Dear Readers:

What do the sweet taste of mangoes, the smooth sound of jazz, and the energy of young students have in common? These are a few of the riches our two nations have recently shared with each other.

When many people hear the word "Ambassador," they think of the President's official representative in a foreign country. However, the truth is that each country has many ambassadors – the people, music, arts, and even food it shares with other nations. Each one represents a unique aspect of that country's culture and heritage, and these are the treasures that should be shared around the world.

As you will read in the following pages, these past few months have seen the debut of Pakistani mangoes in American markets. The U.S. Agency for International Development (USAID) worked together with Pakistani farmers to bring this wonderful fruit to American (and European) markets, where it has had a very warm reception. Thanks to this "culinary diplomacy," these Pakistani farmers and their families have benefited economically, and American gourmets have a new delicacy in their fruit bowls.

Cultural diplomacy has also flourished between our nations this Fall. From U.S. jazz master Ari Roland's concerts in Karachi and Lahore to a traditional Qawwali group touring the U.S., our unique styles of music have made each other smile, hum, and even dance along to the tunes.

Finally, we have exchanged our most valuable treasure, and our most effective ambassadors: our people. Be sure to read the story of young Irfan Tahir, who traveled to the United States to study for one year of high school and ended up inviting his American "host mother" to visit his family in Pakistan. The ties these exchanges build between people, and the effect of learning about each other's cultures in person, cannot be overestimated.

Particularly now, as our countries work to reinvigorate our relations after a difficult year, these ties are all the more important. They remind us of the enduring values and traditions we share – whether they be a love of the arts, an esteem for education, or an appreciation for good food. Both of our countries are richer when we share these treasures with one another. I hope you'll enjoy reading this edition of the magazine, and I look forward to hearing your thoughts.

Mark E. Stroh
Managing Editor and Press Attaché
U.S. Embassy Islamabad
Email: infoisb@state.gov
Website: http://islamabad.usembassy.gov

محترم قارئین:

میٹھے رسیلے آموں، جاز کی دلکش موسیقی اور نوجوان طلبہ کی توانائی میں کیا قدر مشترک ہے؟ یہ اُس دولت میں شامل چیزوں میں سے ہیں جو ہماری دونوں اقوام نے حال ہی میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بانٹیں۔

بہت سے لوگ جب لفظ سفیر سنتے ہیں تو وہ اُسے کسی غیر ملک میں اپنے صدر کا سرکاری نمائندہ سمجھتے ہیں۔ تاہم سچ یہ ہے کہ ہر ملک کے بہت سے سفیر ہوتے ہیں۔ اُس کے لوگ، موسیقی، فن ثقافت، یہاں تک کہ وہ کھانے جن سے دوسری اقوام لطف اندوز ہوتی ہیں، اُن میں سے ہر ایک اُس ملک کی تہذیب وثقافت کے ورثے کا ایک منفرد پہلو اُجاگر کرتا ہے اور یہی وہ روایات ہوتی ہیں جنھیں پوری دنیا میں متعارف کرانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

جیسا کہ آپ آئندہ صفحات میں پڑھیں گے کہ گزشتہ چند مہینوں کے دوران میں پاکستانی آم پہلی بار امریکی منڈیوں میں متعارف کرائے گئے ہیں۔ امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یو ایس ایڈ) نے پاکستانی کاشتکاروں کے ساتھ ملکر یہ زبردست پھل امریکی اور یورپی منڈیوں میں متعارف کرایا، جہاں اسے ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔ کھانے پینے کی اشیاء کی اس سفارتکاری کی بدولت ایک طرف پاکستانی کاشتکاروں اور ان کے اہل خانہ کی معاشی حالت بہتر ہوئی تو دوسری طرف امریکی باذوق لوگوں کو ایک اور پھل سے لطف اندوز ہونے کا موقعہ ملا۔

اس موسم خزاں کے دوران میں دونوں اقوام کے درمیان ثقافتی سفارتکاری کو بھی فروغ ملا۔ امریکی جاز کے ماہر موسیقار ایری رولینڈ کے کراچی اور لاہور میں کنسرٹس سے لے کر روایتی قوالی کے ایک گروپ کے دورہ امریکہ تک ہماری موسیقی کے اپنے اپنے منفرد انداز سے دونوں ملکوں کے لوگوں کو خوشی اور مسرت حاصل ہوئی، یہاں تک کہ اُنھوں نے موسیقی کی دھنوں پر رقص بھی کیا۔

آخر میں ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ اپنی سب سے قیمتی متاع اور سب سے زیادہ مؤثر سفیروں، یعنی اپنے لوگوں، کو ایک دوسرے کے ملک میں بھیجا۔ آپ نوجوان عرفان طاہر کی کہانی ضرور پڑھیے جو امریکہ کے ایک ہائی اسکول میں ایک سال کے لئے پڑھنے گیا اور پھر اُس نے اپنی میزبان ماں کو پاکستان میں اپنے خاندان سے ملنے کی دعوت دی۔ ایک دوسرے کے ملک میں آنے جانے سے لوگوں کے درمیان استوار ہونے والے تعلق اور ذاتی طور پر ایک دوسرے کی ثقافت کے بارے میں سیکھنے کی اثر انگیزی کو مبالغہ آرائی نہیں کہا جا سکتا۔

خاص طور پر جیسا کہ ایک مشکل سال کے بعد، ہمارے ممالک تعلقات میں پھر سے گرمجوشی لانے کے لئے مصروف عمل ہیں۔ یہ تعلقات اب اور بھی زیادہ اہم ہو چکے ہیں۔ یہ ہمیں مشترکہ اقدار اور روایات کی یاد دلاتے ہیں، خواہ وہ تعلیم کا شوق ہو یا کسی اچھے کھانے کے ذوق اور فن وثقافت سے محبت۔ اپنے ان قیمتی خزانوں کا ایک دوسرے کیساتھ تبادلہ کر کے دونوں ملک خوشحال ہو سکتے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ اس جریدے کا موجودہ شمارہ پڑھ کر محظوظ ہوں گے اور میں آپ کے خیالات جاننے کا منتظر رہوں گا۔

مارک ای۔ اسٹرو
مینجنگ ایڈیٹر و پریس اتاشی، سفارتخانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ
ای میل : infoisb@state.gov
ویب سائٹ : http//islamabad.usembassy.gov

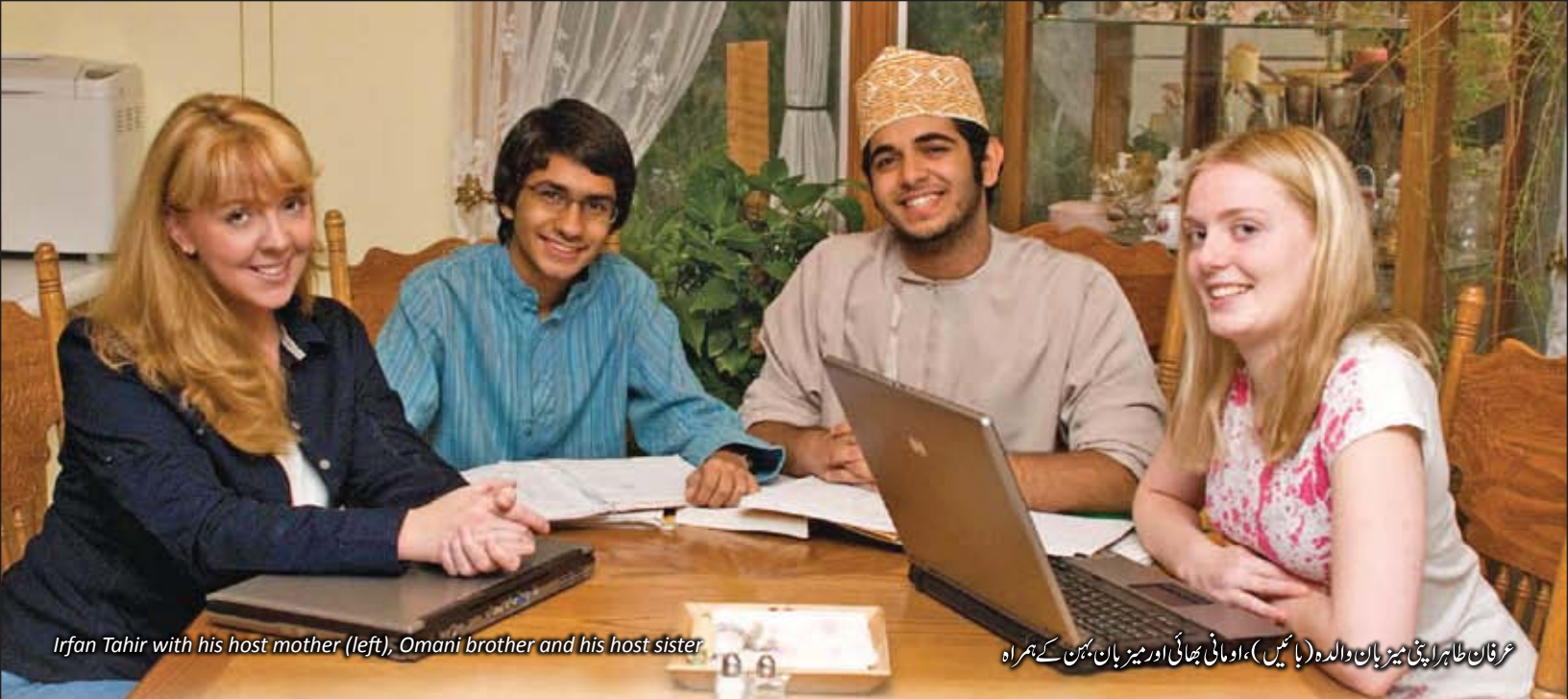

Irfan Tahir with his host mother (left), Omani brother and his host sister

عرفان طاہر اپنی میزبان والدہ (بائیں)، اومانی بھائی اور میزبان بہن کے ہمراہ

A True Two-Way Exchange: YES Host Mother Visits Pakistan

By Jamie Martin

Recognizing the importance of increased understanding and better relations with the people of Pakistan, the U.S. Embassy has prioritized people-to-people connections between the citizens of the Pakistan and the United States. Through its exchange programs, the Embassy sends nearly 2,000 Pakistanis to the United States each year for educational, leadership, and professional development exchanges. In August of this year, there was an interesting twist on the Youth Exchange and Study (YES) model when host mother Christine Schilling came from the United States to Rawalpindi to meet and stay with her host son Irfan Tahir and his family.

Irfan with his cousins and host mother at the Khewra salt mines. It was one of the hottest days of the summer but they were refreshed by the cool breeze flowing through the mines

عرفان طاہر اپنے کزنز اور میزبان والدہ کے ہمراہ کھیوڑہ میں واقع نمک کی کانوں کے باہر۔ یہ موسم گرما کے گرم ترین دنوں میں سے ایک دن تھا تاہم یہاں چلنے والی ٹھنڈی ہوا نے انہیں تازہ دم کر دیا

طلبا تبادلے کے امریکی پروگرام YES کی میزبان ماں کا دورۂ پاکستان

تحریر: جیمی مارٹن

امریکی سفارتخانہ افہام وتفہیم میں اضافے اور پاکستانی عوام کے ساتھ بہتر تعلقات کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے پاکستان اور امریکہ کے شہریوں کے درمیان عوامی سطح کے رابطوں کو بہت ترجیح دیتا ہے اور تعلیمی، انتظامی اور پیشہ ورانہ تربیت کے تبادلہ پروگرام کے تحت ہر سال تقریباً دو ہزار پاکستانیوں کو امریکہ بھیجتا ہے۔ نوجوانوں کے تبادلے اور مطالعاتی پروگرام (YES) میں اس سال اگست میں ایک دلچسپ تبدیلی اس وقت دیکھنے میں آئی جب اس پروگرام کی خاتون میزبان کرسٹائن شلنگ اپنے مہمان بیٹے عرفان طاہر اور اس کے اہل خانہ سے ملنے کیلئے امریکہ سے راولپنڈی پہنچیں۔

عرفان طاہر 2009ء سے 2010ء تک کلوکٹ، مینی سوٹا، میں کرسٹائن شلنگ اور ان کے اہلخانہ کے ساتھ رہا اور اس میں نوجوانوں کے تبادلے اور مطالعہ کے کینیڈی۔ لوگر پروگرام (YES) کے تحت مقامی ہائی اسکول میں تعلیم حاصل کی۔ اس پروگرام کے تحت امریکی محکمہ خارجہ پندرہ سے سترہ سال کی عمر کے طالب علموں کو سیکنڈری تعلیم کے حصول کیلئے وظائف فراہم کرتا ہے جس سے یہ طالب علم اپنا ایک تعلیمی سال امریکہ میں مکمل کرتے ہیں۔ یہ طالب علم مقامی خاندانوں کے ساتھ رہتے ہوئے تعلیم حاصل کرتے ہیں اور امریکی معاشرے اور اقدار کے بارے میں جاننے کیلئے مختلف سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ طالب علم انتظامی صلاحیت حاصل کرتے ہیں، اپنی انگریزی کی بول چال کی مہارت کو بہتر بناتے ہیں اور امریکی باشندوں کو پاکستان اور پاکستانی ثقافت کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہیں۔ ہر سال ایک سو سے زائد پاکستانی طالب علم اس پروگرام میں حصہ لیتے ہیں۔

Irfan says: "Crazy day for us as this was the day my Omani brother got this hero - style haircut, even when my Mom told him not to get it. Oh he was in trouble!"

عرفان کہتا ہے کہ یہ اس حوالے سے ہمارے لئے عجیب دن تھا کہ میرے اومانی بھائی نے ہیرو اسٹائل کے بال کٹوائے حالانکہ میری والدہ نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا۔ وہ واقعی مشکل میں تھا

With the family of Irfan's mother on Thanksgiving in Cloquet, Minnesota

یوم تشکر کے موقع پر کلوکیٹ، منیسوٹا میں اپنی میزبان والدہ کے خاندان کے ہمراہ

From 2009-2010, Irfan Tahir lived with Christine Schilling and her family in Cloquet, Minnesota and studied at the local high school through the Kennedy-Lugar Youth Exchange and Study (YES) Program. Through the YES program, the U.S. Department of State provides scholarships for secondary education students (aged 15-17 years) to spend one academic year in the United States. Students live with local families, attend high school, and engage in activities to learn about American society and values. The students acquire leadership skills, strengthen their English language skills, and help to educate Americans about Pakistan and Pakistani culture. Each year, over one hundred Pakistani students participate in this program.

"It was one of the best experiences in my life. My host mother treated me just like her own kids and did every possible thing to make me feel comfortable," according to Irfan, "I told people about our culture, heritage, traditions, lifestyle and many more. I used to wear 'shalwar qameez' in my university

عرفان کا کہنا ہے کہ اس پروگرام میں شمولیت میری زندگی کا بہترین تجربہ تھا۔ میری میزبان والدہ اپنے بچوں کی طرح میری دیکھ بھال کرتی اور میرے آرام وسکون کا ہر ممکن خیال رکھتی تھی۔ میں نے لوگوں کو اپنی ثقافت، ورثے، روایات، طرز زندگی اور کئی چیزوں کے بارے میں بتایا۔ میں اپنے یونیورسٹی کیمپس میں ہر جمعہ کو شلوار قمیض پہنتا تھا۔ لوگ میرے لباس کی بڑی تعریف کرتے جس پر مجھے بڑا فخر محسوس ہوتا۔

عرفان طاہر نے کہا کہ اس پروگرام میں حصہ لینے کے بعد امریکہ کے بارے میں اُس کا تصور تبدیل ہوگیا۔ امریکہ میں رہنے سے پہلے میں سمجھتا تھا کہ تمام امریکی پاکستان اور اسلام کے دشمن ہیں لیکن اب میں جانتا ہوں کہ وہ مخلص اور وفادار لوگ ہیں۔ میں نے امریکہ میں رہتے ہوئے جو بہترین چیز سیکھی وہ لوگوں کی خدمت اور امدادی سرگرمیوں میں رضا کارانہ طور پر حصہ لینا تھا۔

کرسٹائن شلنگ نے کہا کہ میں عرفان کو اپنے بیٹے کی طرح سمجھتی ہوں جس نے مجھے اسلام اور پاکستان کے بارے میں بتایا۔ اگر میں پاکستان اور اس کے لوگوں سے اس قدر متاثر نہ ہوتی تو میں شاید کبھی بھی

Happy son and mother just before watching "The Robin Hood" at the town theatre

قصبے کے تھیٹر میں دی رابن ہڈ دیکھنے سے قبل پر مسرت ماں بیٹا

Irfan with his host mother Christine Schilling and his biological mother at FM-94 radio show in Islamabad

اسلام آباد میں ایف ایم-94 ریڈیو شو کے دوران عرفان میزبان والدہ کرسٹین شیلنگ اور اپنی حقیقی والدہ کے ہمراہ

campus on every Friday and people used to admire my dress, which made me feel proud."

Tahir said that his perception about the United States had changed after the program. Before living in the United States, Tahir said that he believed that all Americans were against Pakistan, as well as Islam. "Now I know them as committed and dedicated persons," he said. He added that the best thing he learnt from the United States was the importance of community service and volunteerism.

For her part Christine Schilling said that Irfan was like her own son who taught her about Islam and Pakistan. "I have never been to this part of the world. Had I not been so impressed by this country and its people, I would not have come here," she said. Irfan was Christine's first Pakistani guest student, and she said that the bond between them grew so strong that she had to visit him in Pakistan. "It's been great in Pakistan. Reading and listening is altogether different from having first-hand experience," she observed.

Irfan's real mother Robina Tahir admitted to being "really afraid as my son never stayed away from home even for two days. Knowing about his host mother was a great relief. My son told me that she takes as good care of him, as I used to take."

Following his positive experience in the YES program, Irfan Tahir is applying for a U.S. Fulbright scholarship. He remains determined to serve Pakistan after completing his studies. "This country has given me so much. The only way through which I could return something to it is that I should contribute positively towards its progress," he said.

Jamie Martin is an Assistant Cultural Affairs Officer at U.S. Embassy Islamabad.

دنیا کے اس حصے کا دورہ نہ کرتی۔ عرفان میرا پہلا پاکستانی مہمان طالب علم تھا۔ عرفان کے ہمارے ہاں رہتے ہوئے اس سے ہمارا تعلق اس قدر مضبوط ہوگیا کہ میں عرفان سے ملنے کیلئے پاکستان آئی ہوں۔ پاکستان میں قیام کا بڑا مزہ آیا اور میرا یہ تجربہ ان معلومات سے بالکل مختلف تھا جنہیں میں نے پڑھا اور سنا تھا۔

عرفان کی حقیقی والدہ روبینہ طاہر نے اس بات کا اعتراف کیا کہ اس پروگرام سے پہلے میں واقعی بڑی خوف زدہ تھی کیونکہ میرا بیٹا کبھی دو دن تک بھی گھر سے دور نہیں رہا تھا۔ مجھے میزبان والدہ کے بارے میں جاننے کے بعد بڑی خوشی ہوئی۔ میرے بیٹے نے بتایا کہ وہ اس کا اسی طرح خیال رکھتی ہے جیسے میں اس کی دیکھ بھال کرتی تھی۔

YES پروگرام کے اپنے مفید تجربے کے بعد عرفان طاہر فلبرائیٹ امریکی وظیفے کیلئے درخواست دے رہا ہے۔ وہ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد پاکستان آکر اپنے وطن کی خدمت کرنا چاہتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس ملک نے مجھے بہت کچھ دیا اور میرا بھی فرض بنتا ہے کہ حتی المقدور اس کی خدمت کروں۔

جیمی مارٹن امریکی سفارتخانہ اسلام آباد میں معاون کلچرل آفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہی ہیں۔

Irfan's host family and a Yemeni Exchange Student playing a card game while waiting for their flight at Los Angeles Airport.

عرفان طاہر کا میزبان خاندان اور تبادلہ پروگرام کا ایک یمنی طالب علم اپنی پرواز کے انتظار میں لاس اینجلس ائیرپورٹ پر تاش کھیل رہے ہیں

U.S. Secretary of State Hillary Rodham Clinton, fifth from left, smiles while waiting to meet with Pakistani Prime Minister Yousuf Raza Gilani in Islamabad - AP Photo

امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن (بائیں سے پانچویں نمبر پر) مسکراتے ہوئے پاکستانی وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی سے ملاقات کا انتظار کر رہی ہیں ۔ اے پی فوٹو

Clinton: U.S. Committed To Helping Pakistan Boost Development

By Merle Kellerhals Jr.

Washington - Secretary of State Hillary Rodham Clinton said during a two-day visit in Islamabad that the United States is committed to helping Pakistan meet the economic and social development needs of the Pakistani people and to achieving mutual security goals.

"We are not doing this out of some definition of charity, and we are not trying to purchase friendship," Clinton said during a meeting with Pakistani civil society and an interview with Moeed Pirzada of Pakistan Television October 21 at Islamabad's Serena Hotel. "We actually believe that a prosperous, peaceful Pakistan is more likely to be a stable, secure Pakistan, and we think that is good for everyone, first and foremost Pakistanis, the region and the world, including Americans."

Clinton, in her fourth visit to Pakistan as secretary of state, met October 21 with Pakistani President Asif Ali Zardari and Foreign Minister Hina Rabbani Khar following a longer meeting on October 20 with Prime Minister Yousaf Raza Gilani and senior Pakistani military and intelligence officials for high-level consultations. Joining Clinton were CIA Director David Petraeus and General Martin Dempsey, the chairman of the U.S. Joint Chiefs of Staff. Clinton's visit to Pakistan is part of an extended visit to the region that has included stops in Malta, Libya, Oman and Afghanistan. Clinton visited Dushanbe, Tajikistan's capital, October 22 for talks before traveling to Uzbekistan on October 23.

"We share a vision of a sovereign, self-sufficient and democratic Pakistan; a Pakistan at peace and trading with its neighbors and full of opportunities for both men and women," Clinton said during her interview with Pirzada. In the last year, the United States has provided $2 billion in civilian assistance to Pakistan.

The next element in the U.S.-Pakistan relationship is to move from aid to trade, Clinton said. The Obama administration is working with Congress to

امریکہ پاکستان کی ترقی میں مدد دینے کیلئے پُرعزم ہے: ہیلری کلنٹن

تحریر: میرل کیلر ہیلز جونیئر

واشنگٹن ۔امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے اسلام آباد کے اپنے دو روزہ دورے کے دوران کہا کہ امریکہ پاکستانی عوام کی اقتصادی اور سماجی ترقی کی ضروریات کو پورا کرنے اور باہمی سلامتی کے اہداف کے حصول میں پاکستان کی مدد کرنے کیلئے پُرعزم ہے۔

21 اکتوبر کو سرینا ہوٹل اسلام آباد میں پاکستانی سول سوسائٹی کے نمائندوں سے ملاقات اور پاکستان ٹیلی ویژن کے میزبان معید پیرزادہ کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ ہم یہ امداد نہ تو کسی خیرات کے طور پر دے رہے ہیں اور نہ ہی ہم اس کے ذریعے پاکستان کی دوستی خریدنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم درحقیقت اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ خوشحال اور پرامن پاکستان زیادہ مضبوط اور مستحکم ملک ثابت ہوسکتا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ نہ صرف پاکستانی عوام بلکہ امریکہ سمیت خطے کے دوسرے ملکوں اور دنیا کے لئے ایک اچھا فیصلہ ہوگا۔

ہیلری کلنٹن نے وزیر خارجہ کی حیثیت سے پاکستان کے اپنے چوتھے دورے میں اعلیٰ سطح کی مشاورت کیلئے 20 اکتوبر کو وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی اور پاکستان کے سینئر فوجی اور انٹیلی جنس حکام کے ساتھ طویل ملاقات کے بعد 21 اکتوبر کو صدر آصف علی زرداری اور وزیر خارجہ حنا ربانی کھر سے بھی ملاقات کی جس میں سی آئی اے کے ڈائریکٹر ڈیوڈ پیٹرائیس اور امریکی چیئرمین جائنٹ چیفس آف اسٹاف کمیٹی جنرل مارٹن ڈیمپسی بھی ان کے ہمراہ تھے۔ وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن کا پاکستان کا یہ دورہ خطے کے اس وسیع دورے کا ایک حصہ تھا جس میں وہ مالٹا، لیبیا، اومان اور افغانستان بھی گئیں۔ ہیلری کلنٹن نے 23 اکتوبر کو ازبکستان روانہ ہونے سے پہلے 22 اکتوبر کو تاجکستان کے دارالحکومت دوشنبے کا بھی دورہ کیا۔

Secretary of State Hillary Clinton with US Ambassador to Pakistan Cameron Munter and his wife Dr. Marilyn Wyatt

وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن پاکستان میں امریکی سفیر کیمرون منٹر اور اُن کی اہلیہ ڈاکٹر میریلین وائیٹ کے ہمراہ

create an enterprise fund designed to jump-start Pakistani businesses and a two-way investment treaty designed to attract trade, investment and create jobs, Clinton added.

U.S. assistance programs in Pakistan have been focused on developing a more reliable electric grid, building crucial roads, irrigating hundreds of thousands of hectares of farmland and funding educational scholarships. "And when the flood waters rose, America rushed in to save lives, help communities recover, at the cost of about $900 million," the secretary said.

Clinton acknowledged that it is the Pakistani people who hold the key to their nation's prosperity. Clinton said that Pakistan's economic and political success also depends on closer links with its neighbors. "We believe that, over time, Pakistan could and should become a hub that connects South and Central Asia on what we are calling a New Silk Road that binds together a region held back by rivalry and war," she said.

And Clinton said Pakistan has the opportunity "to show regional leadership by helping to end the insurgency on both sides of the border, and help bring about peace and reconciliation."

Merle Kellerhals Jr is a staff writer with the State Department's Bureau of International Information Programs.

U.S. Secretary of State Hillary Clinton (L) and Pakistani Foreign Minister Hina Rabbani Khar

امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن (بائیں) اور اُن کی پاکستانی ہم منصب حنا ربانی کھر

اُنھوں نے معید پیرزادہ کو دیئے گئے اپنے انٹرویو کے دوران کہا کہ ہم ایک خودمختار، خودکفیل اور جمہوری پاکستان کے تصور کے حامی ہیں، جہاں امن وامان ہو اور ہمسایہ ملکوں کے ساتھ تجارت اور مردوں اور عورتوں کیلئے روزگار کے بھرپور مواقع ہوں۔ گزشتہ سال امریکہ نے پاکستان کی سویلین امداد کے طور دو ارب ڈالر فراہم کئے تھے۔

ہیلری کلنٹن نے کہا کہ امریکہ اور پاکستان کے درمیان تعلقات کی راہ میں اگلا قدم امداد کے بجائے تجارت کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اوبامہ انتظامیہ پاکستان میں تجارتی سرگرمیوں کے فروغ اور سرمایہ کاری کی ترغیب کیلئے دوطرفہ سرمایہ کاری کے معاہدے اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے بارے میں ایک کاروباری فنڈ کے قیام کے لئے امریکی کانگریس کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے۔

امریکہ کے امدادی پروگرام کے تحت پاکستان میں بجلی گھروں کی توسیع ومرمت، اہم سڑکوں کی تعمیر، ہزاروں ایکڑ زرعی اراضی کو سیراب کرنے اور تعلیمی وظائف کیلئے فنڈ کی فراہمی پر توجہ دی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں سیلاب کی ناگہانی آفت کے موقع پر انسانی جانیں بچانے اور نقصانات کے ازالے کیلئے امریکہ نے نوے کروڑ ڈالر کی رقم خرچ کی۔

وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے واضح کیا کہ پاکستان کی خوشحالی پاکستانی عوام کے ہاتھوں میں ہے۔ پاکستان کی اقتصادی اور سیاسی کامیابی کا انحصار ہمسایہ ملکوں کے ساتھ قریبی تعلقات پر بھی ہے۔ پاکستان اقتصادی وتجارتی سرگرمیوں کا مرکز بن سکتا ہے، جو جنوبی اور وسطی ایشیا کے درمیان رابطے کا کام دے گا اور اسی بناء پر ہم اسے نئی شاہراہ ریشم کا نام دے رہے ہیں جو ایک ایسے خطے میں باہمی اتحاد کو فروغ دے گی جو تنازعات اور جنگ کی وجہ سے پسماندگی کا شکار ہے۔

ہیلری کلنٹن نے کہا کہ پاکستان کے پاس پاک افغان سرحد کے دونوں طرف شورش کے خاتمے اور افغانستان میں امن ومصالحت کے قیام میں مدد کے ذریعے علاقائی قیادت کا کردار ادا کرنے کا موقع ہے۔

کیتھرین میک کوئل امریکی محکمہ خارجہ کے بیورو آف انٹرنیشنل انفارمیشن پروگرامز میں اسٹاف رائٹر ہیں۔

Pakistan and the United States: A Modern Day Oscar and Felix?

By Jamie Martin

On July 12, Ambassador Cameron Munter kicked off the U.S. Mission's American Festival of Arts Program by opening the collaborative American and Pakistani production of Neil Simon's "The Odd Couple" at the Pakistan National Council for Arts (PNCA) in Islamabad. For the first time in years, Americans and Pakistanis have the opportunity to experience each other's cultural heritage and rich traditions of the arts, as the U.S. Mission in Pakistan supports exchanges which bring American artists to Pakistan and provides Pakistani artists the opportunity to tour the United States. Although the production of "The Odd Couple" completed its run in Islamabad from July 12-17, the American Festival of Arts will continue through to the summer of 2012.

American Jazz band 'Ari Roland Jazz Quartet' with Pakistani band ' Fuzon'

امریکی جاز بینڈ 'ایری رولینڈ جاز کوارٹیٹ' پاکستانی بینڈ 'فیوزن' کے ہمراہ

پاکستان اور امریکہ: عصرِ حاضر کے آسکر اور فیلکس؟

Ari Roland Jazz Quartet performs at Rock Musicarium, Islamabad

ایری رولینڈ جاز کوارٹیٹ راک میوزیکیریم، اسلام آباد، میں اپنے فن کا مظاہرہ کررہا ہے

تحریر: جیمی مارٹن

امریکی سفیر کیمرون منٹر نے 12 جولائی کو اسلام آباد میں پاکستان نیشنل کونسل آف آرٹس میں امریکہ اور پاکستان کے اشتراک سے تیار کئے گئے نیل سائمن کے ڈرامے "The Odd Couple" کا افتتاح کر کے امریکی سفارتخانہ کی طرف سے فنون لطیفہ کے میلے کا آغاز کیا۔ اس طرح کئی برسوں میں پہلی مرتبہ امریکیوں اور پاکستانیوں کو ایک دوسرے کے ثقافتی ورثے اور فنون لطیفہ کی شاندار روایات جاننے کا موقع ملا۔ امریکی سفارتخانہ تبادلوں کے ایسے پروگراموں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جس سے امریکی فنکاروں کو پاکستان اور پاکستانی فن کاروں کو امریکہ کے دورے کا موقع ملتا ہے۔ اگرچہ "The Odd Couple" ڈرامے کی نمائش 12 سے 17 جولائی تک اسلام آباد میں مکمل ہو چکی ہے تاہم فنون لطیفہ کا امریکی میلہ 2012ء کے موسم گرم تک جاری رہے گا۔

"The Odd Couple"

"In some ways, the relationship between the U.S. and Pakistan does bear resemblance to the relationship between Oscar and Felix, the play's two protagonists. We sometimes see the world in different ways," Ambassador Munter said. "But as Oscar and Felix discover, and as I believe is true for our bilateral relationship, that even while we at times pass through rough patches, we can find a way to live together, to support each other, and to prosper."

In "The Odd Couple," two very good friends with very different personalities, Oscar and Felix, decide to share a New York apartment. This situation makes for an enduring and endearing comedy, and a classic work of the American stage. The play was also made into a Hollywood film and long-running U.S. TV series. The play was directed by renowned stage director and U.S. Cultural Envoy Allen Nause, who was in Pakistan at the invitation of the U.S. Embassy. In addition to directing this play, he conducted a series of workshops for young artists in Islamabad, Karachi, and Lahore. In the United States, Mr. Nause is Artistic Director of the Artists Repertory Theatre in Portland, Oregon. In Islamabad, he partnered with the arts and entertainment company "Lush," and the PNCA to stage the play.

"What a joy to work on Neil Simon's masterpiece The Odd Couple in Islamabad with this energetic company!" Nause professed about his experience directing the Pakistani acting troupe in Islamabad. Regarding the theme of the play he continued, "Simon's exploration of two friends who discover that living together, occupying the same space in close proximity, creating challenges they never imagined... they must find ways to work things through while not compromising their individuality and integrity. As we are all trying to share this shrinking planet, Oscar and Felix's dilemma certainly has contemporary resonance."

The play starred Atif Siddique, as Oscar Madison, and Faisal Imtiaz, as Felix Ungar. Usama Qazi produced the play, which also starred Pakistani actors Owais Zahid, Omar Rahman, Shayan Shah Gillani, Syed Mohammad Bukhari, Iram Rehman, and Iram Ali.

U.S. Ambassador Cameron Munter presenting bouquet to the director of the play, Allen Nause

امریکی سفیر کیمرون منٹر ڈرامے کے ڈائریکٹر ایلن ناز کو گلدستہ پیش کر رہے ہیں

"دی آڈ کپل"

ڈرامے کی افتتاحی تقریب کے موقع پر امریکی سفیر کیمرون منٹر نے کہا "امریکہ اور پاکستان کے درمیان تعلقات بعض حوالوں سے آسکر اور فیلکس کے درمیان تعلقات سے مماثلت رکھتے ہیں جو ڈرامے کے دو اہم کردار ہیں۔" تاہم یسا اوقات ہم دنیا کو مختلف طرح سے دیکھتے ہیں جیسا کہ آسکر اور فیلکس نے دریافت کیا، اور جسے میں بھی دوطرفہ تعلقات کے لحاظ سے صحیح سمجھتا ہوں کہ اگرچہ بعض اوقات ہمارے تعلقات میں شکوک وشبہات پیدا ہوجاتے ہیں لیکن پھر بھی ہم اکٹھا رہنے اور ایک دوسرے کی مدد اور خوشحالی کیلئے کوئی راہ تلاش کر لیتے ہیں۔"

"The Odd Couple" میں مختلف نژاد کے حامل دو بہت اچھے دوست آسکر اور فیلکس نیویارک کے ایک فلیٹ میں مشترکہ طور پر رہنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ جس کے بعد ہنسی مزاح کی ایک دلچسپ صورتحال پیدا ہوتی ہے اور اس طرح ایک مشہور ڈرامہ جنم لیتا ہے۔ اس ڈرامے پر مبنی ہالی وڈ میں ایک فلم بنائی گئی اور امریکی ٹیلی ویژن پر طویل عرصے تک چلنے والا سیریل بھی بنایا گیا۔ تھیٹر کے ممتاز ڈائریکٹر اور امریکہ کے ثقافتی نمائندے ایلن ناوز نے، جو امریکی سفارتخانہ کی دعوت پر پاکستان آئے تھے، اس ڈرامے میں ہدایت کار کے فرائض انجام دیئے۔ اس ڈرامے کی ہدایت کاری کے علاوہ انہوں نے اسلام آباد، کراچی اور لاہور میں نوجوان فنکاروں کیلئے مختلف ورکشاپس کا بھی انعقاد کیا۔

مسٹر ناوز امریکہ میں اوریگان پورٹ لینڈ میں آرٹسٹس ریپرٹوری تھیٹر کے آرٹسٹک ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے اسلام آباد میں اس ڈرامے کیلئے فنون لطیفہ اور تفریحی سرگرمیوں کی ایک کمپنی لش اور پاکستان نیشنل کونسل آف آرٹس کے ساتھ مل کر کام کیا۔

Scene from the stage play "The Odd Couple"

اسٹیج ڈرامے "دی آڈ کپل" کا ایک منظر

مسٹر ناوز نے اسلام آباد میں ڈرامے میں حصہ لینے والے پاکستانی فنکاروں کیلئے ہدایت کاری کے اپنے تجربے کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا کہ نیل سائمن کے فن پارے "The Odd Couple" کی تیاری میں اس معروف کمپنی کے ساتھ کام کرنے کا بڑا مزہ آیا۔ ڈرامے کے مرکزی خیال کے بارے میں انہوں نے کہا کہ "سائمن کے تخلیق کردہ ڈرامائی کردار یہ دونوں دوست اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ایک ہی فلیٹ میں اکٹھا رہنے اور ایسے مسائل کے پیدا ہونے کے باوجود جس کا انہوں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا، ہمیں اپنی انفرادیت اور ایمانداری پر سمجھوتہ کئے بغیر ان مسائل سے نمٹنے کے طریقے تلاش کرنے چاہئیں۔ جیسا کہ آج کی سمٹتی ہوئی اس دنیا میں ہم ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہنے کی کوشش کر رہے ہیں، آسکر اور فیلکس کی صورت میں ہمیں موجودہ دور کے مسائل کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔

ڈرامے میں عاطف صدیق نے آسکر میڈیسن اور فیصل امتیاز نے فیلکس انگر کے طور پر حصہ لیا۔ پیشکش اسامہ قاضی کی تھی جبکہ پاکستانی اداکاروں اویس زاہد، عمر رحمان، شایان شاہ جیلانی، سید محمد بخاری، ارم رحمان اور ارم علی نے بھی اس میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔

American Festival of the Arts

Already under way, the American Festival of the Arts will conclude in the summer of 2012 with an artist-in-residence in Karachi. During the Festival, American performing arts groups invited to Pakistan will have an opportunity to collaborate with Pakistani artists, give master classes at universities, and perform for audiences in Karachi, Lahore, Islamabad, as well as some of the major cities of the Punjab.

The Festival has included such events as Ari Roland Jazz Quartet's visit in September and the Country Music Band Mary McBride's October concert series, as well as a November concert series with Hip Hop Band Asad Jafri in Islamabad, Lahore and Karachi. A series of American documentary films were screened in all three cities in December. The U.S. Embassy hopes that the festival will give Pakistanis increased exposure to the different sides of U.S. culture.

Counselor for Public Affairs, Mitchell Moss playing guitar at PNCA

قونصلر برائے امور عامہ مچل موس پاکستان نیشنل کونسل آف دی آرٹس میں گٹار بجا رہے ہیں

In November, a group of Qawwali musicians toured the United States. The U.S. Embassy is also sending some of Pakistan's contemporary performing arts groups - Noori, Zeb and Haniya, Arieb Azhar and Saad Haroon - to tour communities in the United States on a program called Center Stage. These artists will perform, give classes, and most importantly, interact with Americans to give people in our country a broader image of Pakistan today. The series of Embassy-sponsored cultural programs demonstrates America's long-term commitment to engagement and creative collaboration between Pakistanis and Americans.

Jamie Martin is an Assistant Cultural Affairs Officer at U.S. Embassy Islamabad.

Counselor for Public Affairs, Mitchell Moss performing with the band

قونصلر برائے امور عامہ مچل موس بینڈ کے ہمراہ پرفارم کر رہے ہیں

فنون لطیفہ کا امریکی میلہ

Hip Hop dance

ہپ ہاپ رقص

فنون لطیفہ کے اس امریکی میلے کا اختتام 2012ء کے موسم گرما میں کراچی میں ایک فنکار کی رہائشگاہ پر ہوگا۔ میلے کے دوران پاکستان میں مدعو کئے گئے امریکی اداکاروں کے گروپوں کو پاکستانی فنکاروں کے ساتھ مل کر کام کرنے ، یونیورسٹیوں میں موسیقی کی کلاسز لینے اور کراچی ،لاہور اور اسلام آباد سمیت پنجاب کے بعض بڑے شہروں میں حاضرین کیلئے اداکاری کے جوہر دکھانے کا ایک موقع ملے گا۔

میلے میں موسیقی کے گروپ ایری رولینڈ جاز کوارٹیٹ کا ستمبر میں پاکستان کا دورہ، کنٹری میوزک بینڈ میری میکبر ائیڈ کی اکتوبر میں موسیقی کی محفلیں اور نومبر میں ہپ ہاپ بینڈ کے اسد جعفری کی اسلام آباد، لاہور اور کراچی میں موسیقی کی محفلیں شامل ہیں۔ ماہ دسمبر میں ان تینوں شہروں میں مختلف امریکی دستاویزی فلمیں دکھائی جائیں گی۔ امریکی سفارتخانہ کو توقع ہے کہ اس میلے سے پاکستانیوں کو امریکی ثقافت کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننے کا موقع ملے گا۔

Mary McBride performing Pakistani song "Dil Dil Pakistan" at the Daniel Pearl Concert at PNCA

میری میک برائیڈ ڈینیئل پرل کنسرٹ کے دوران PNCA میں پاکستانی گانا "دل دل پاکستان" گا رہی ہیں

پاکستانی قوالوں کے ایک گروپ نے نومبر میں امریکہ کا دورہ کیا۔ امریکی سفارتخانہ پاکستان کے موسیقی کے بعض گروپوں کو، جن میں نوری، زیب، ہانیہ ،عریب اظہر اور سعد ہارون شامل ہیں، سینٹر اسٹیج پروگرام کے تحت امریکہ کے دورے پر بھیجے گا جہاں یہ فنکار اپنے فن کا مظاہرہ کریں گے، موسیقی کی کلاسیں لیں گے اور سب سے زیادہ اہم بہت یہ ہے کہ وہ امریکی باشندوں سے اپنی ملاقاتوں میں انہیں آج کے پاکستان کے روشن خیال تصور کے بارے میں بتائیں گے۔ امریکی سفارتخانہ کی طرف سے جاری ان ثقافتی پروگراموں سے پاکستانیوں اور امریکیوں کے درمیان تعلقات اور اشتراک عمل استوار کرنے کے بارے میں امریکہ کے پختہ عزم کا اظہار ہوتا ہے۔

جیمی مارٹن امریکی سفارتخانہ اسلام آباد میں معاون کلچرل آفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہی ہیں۔

Ari Roland Jazz Quartet

ایری رولینڈ جاز کوارٹیٹ

The Quartet performs during a recorded interview with Josh FM-99 in Karachi

کوارٹیٹ کراچی میں سٹی ایف ایم۔۹۹ پر اپنے ریکارڈ شدہ انٹرویو کے دوران موسیقی پیش کر رہا ہے

FEW Collective performing at PNCA

ایف ای ڈبلیو کولیکٹو، پاکستان نیشنل کونسل آف دی آرٹس میں اپنے فن کا مظاہرہ کر رہا ہے

Ambassador Cameron Munter along with others looking at the pictures of Pakistani journalists killed in the line of duty at Daniel Pearl Concert at PNCA

امریکی سفیر کیمرون منٹر پاکستان نیشنل کونسل آف دی آرٹس میں دوسروں کے ہمراہ ڈینیئل پرل کنسرٹ کے موقع پر فرائض کی ادائیگی کے دوران جاں بحق ہونے والے پاکستانی صحافیوں کی تصاویر دیکھ رہے ہیں

Ambassador Munter at the International Conference on Archeology and Cultural Heritage

سفیر کیمرون منٹر علم آثار قدیمہ اور ثقافتی ورثہ کے موضوع پر ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے

Ambassador Munter joins interfaith leaders in a prayer for deceased Pakistani soldiers while visiting Faisal Mosque

فیصل مسجد کے دورہ کے موقع پر سفیر منٹر بین المذاہب راہنماؤں کے ہمراہ شہید ہونیوالے پاکستانی فوجیوں کیلئے دعا کرتے ہوئے

Photo Gallery

تصویر گیلری

Dr. Marilyn Wyatt, wife of US Ambassador Cameron Munter, distributes food among the women at Eidgah Sharif, Rawalpindi

امریکی سفیر کیمرون منٹر کی اہلیہ ڈاکٹر میریلین وائیٹ عیدگاہ شریف پر خواتین میں کھانا تقسیم کر رہی ہیں

An evening of Qawwali at the Ambassador's residence

امریکی سفیر کی رہائش گاہ پر قوالی کی ایک شام

U.S. Ambassador Cameron Munter and his wife Dr. Marilyn Wyatt with the Qawwal group

امریکی سفیر کیمرون منٹر اور ان کی اہلیہ ڈاکٹر میریلین وائیٹ قوال گروپ کے ہمراہ

U.S. officials recognized the progress of 40 Khyber Pakhtunkhwa Province English language students in a ceremony at the National Library of Pakistan

ایک تقریب کے دوران پاکستان کی نیشنل لائبریری میں امریکی افسران KPK کے 40 انگریزی زبان کے طلباء کی ترقی کا جائزہ لیتے ہوئے

United States donates four bomb disposal vans to KPK police

امریکہ کی طرف سے صوبہ خیبر پختونخواہ کے لئے 4 بم ڈسپوزل گاڑیوں کا عطیہ دیتے ہوئے

Cultural Fashion Show of Persons with Disabilities attended by Dr. Marilyn Wyatt

معذور افراد کے لئے ثقافتی شو میں ڈاکٹر میریلین وائیٹ کی شرکت

Alam with some participants in a hijab solidarity demonstration in New Haven, Connecticut - IIP Photo

عالم نیوہیون، کنیکٹی کٹ، میں حجاب کے حوالے سے یکجہتی کا مظاہرہ کرنے والے چند شرکاء کے ہمراہ۔ آئی آئی پی فوٹو

Pakistani-American Teenager Inspires Others to Make a Difference

By Jane Morse

"To be young, to be a kid, is never, ever an excuse to say that I can't do something big, I can't do something good for this world," says Mansoor Alam, who is nearly 18 and recently finished secondary school in Connecticut.

Two years ago, he started a group called *Enough,* which stands for Education, Necessity, Opportunity, Understanding, Giving, Helping. (See www.theenoughfoundation.org.) The group's original goal was modest: to improve relations between minority and nonminority students at his school.

Growing up as a Muslim in a community with few minorities was "a little bit rough," said Alam, whose father was born in Pakistan and whose mother is of Irish descent. When he was younger, attending middle school, he said he sometimes suffered from taunts from classmates. He thought that some African-American students at his school seemed to suffer from a feeling of being "outsiders" as well.

"I thought there really was a need to bring students together and do something positive," Alam said. So he launched a series of after-school lectures that encouraged students to ask questions about religion, race and ethnicity that they would be too afraid to ask in class. The project, he said, sparked curiosity among his peers.

After about a year, *Enough* began to focus on humanitarian work for countries struggling economically or battered by natural disasters. To get started, a student designed an *Enough* logo to be printed on shirts donated by a sympathetic businessman for the group to sell. The students put together events that were fun and profitable and

نوعمر پاکستانی نژاد امریکی جو دوسروں کیلئے مثال بنا

تحریر: جین مورس

حال ہی میں کنیکٹی کٹ میں ثانوی تعلیم مکمل کرنے والے اٹھارہ سالہ منصور عالم کا کہنا ہے کہ بچپن یا نوعمری اس دنیا میں کوئی نیکی کرنے، کوئی بڑا کام کرنے سے کسی کو نہیں روکتی۔ دو سال پہلے اس نے اپنا ایک گروپ تشکیل دیا جس کا نام ENOUGH رکھا۔

Education, Necessity, Opportunity, Understanding, Giving, Helping

کے مخفف ENOUGH کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے کے لئے یہ ویب سائٹ ملاحظہ کریں: www.theenoughfoundation.org

اس گروپ کا بنیادی مقصد بہت سادہ سا تھا، یعنی اسکول میں اقلیتی اور غیر اقلیتی طلبہ کے مابین تعلقات کو بہتر بنانا۔ آئرش والدہ اور پاکستانی نژاد والد کے ہاں جنم لینے والے منصور عالم کا کہنا ہے کہ ایک مسلمان کی حیثیت سے ایک ایسے معاشرے میں پرورش پانا قدرے مشکل تھا جس میں بہت تھوڑی سی اقلیتیں ہوں۔ اس کا کہنا ہے کہ جب وہ چھوٹا تھا اور مڈل اسکول میں پڑھتا تھا تو اکثر اسے اپنے ہم جماعتوں کے ہاتھوں تضحیک کا نشانہ بننا پڑتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اس کے اسکول میں پڑھنے والے بعض افریقی-امریکی طالب علموں کو بھی اجنبیت کا احساس دلایا جاتا تھا۔

منصور عالم کا کہنا ہے کہ اس کا خیال تھا کہ طالب علموں کو قریب لانے اور کچھ مثبت اقدامات کرنے کی سخت ضرورت تھی۔ اس مقصد کے لئے اس نے اسکول کے وقت کے بعد لیکچرز کا ایک سلسلہ شروع کیا جس میں طلبہ کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی کہ وہ مذہب، رنگ اور نسل کے بارے میں ایسے سوالات کر سکیں جو وہ کلاس میں پوچھنے سے کتراتے ہیں۔ اس سلسلے نے اس کے ساتھیوں میں تجسس بیدار کر دیا۔

تقریباً ایک سال بعد ENOUGH نے اپنی توجہ ایسے ممالک کی امداد کرنے پر مبذول کر لی جو اقتصادی مشکلات یا قدرتی آفات سے دوچار ہوں۔ آغاز میں ایک طالب علم نے ENOUGH کا ایک ایسا لوگو تیار کیا جو ایک ہمدرد تاجر کی عطیہ کی گئی ایسی شرٹس پر چسپاں کیا جاتا تھا جنہیں رقم اکٹھی کر

raised thousands of dollars for the victims of the January 2010 earthquake in Haiti and the 2010 floods in Pakistan.

Today, *Enough* has more than 1,000 members in secondary schools in Connecticut, New Jersey, Massachusetts and New York. The group has been recognized for its work by authorities at local, state and national levels and hopes to soon get its tax-exempt status as a nonprofit charitable organization.

The students who volunteer to work with *Enough*, Alam said, "are not there for their résumés - they're really passionate... They really want to make a true difference." And in the process, he said, they're gaining critical leadership skills.

Project Pakistan

Most recently, *Enough* has started to focus on helping underprivileged children in Pakistan get an education.

Why Pakistan?

Enough includes a number of students of Pakistani ethnicity, so they have some knowledge of the problems the country is facing, he said. According to Alam, there is a humanitarian crisis in Pakistan, and his group wants to help. "We really want to get past the politics," he said.

Enough is launching "Project Pakistan" to build a school in Pakistan that will connect its student body to American students via technology. Enough already has a small plot of land in a town north of Islamabad on which to build, a donation of the father of one of the students. The group hopes to have *Ibtida*, a nonprofit organization in Pakistan devoted to providing quality education to poor rural children, run the school. *Enough* also hopes to enlist the help of *Possibilities Pakistan*, a nonprofit organization dedicated to getting Pakistani students into universities.

"Project Pakistan" is a big undertaking, but Alam is confident a school in Pakistan linked electronically to classrooms in the United States will work.

"When a child reaches out to another child, all the differences seem to dissipate - the religion, the ethnicity, the background, the language," Alam said.

But Alam won't be a child much longer. This Fall he entered Wesleyan University to major in economics and pursue a certificate in international relations. He plans to expand *Enough's* membership to the college level and perhaps even make a career of running *Enough* as a nonprofit charitable organization.

Alam has a message to other teenagers with similar ambitions: "The thing about running an organization is people see your successes, but they don't see your failures. You're going to fail over and over and over again, but you've got to keep on moving," he said. "With a little bit of luck, a little bit of hard work, you know you will get that idea to blossom and turn into something great."

"There's no course you can take in high school to learn how to do stuff like this; it really just comes from talking with others and through experience," he said.

Jane Morse is a staff writer at the U.S. Department of State's Bureau of International Information Programs.

نے کے لئے فروخت کیا جاتا تھا۔ ان طلبہ نے کئی ایسے پروگرام ترتیب دیئے جن کی بدولت ہزاروں ڈالر جمع کر کے جنوری 2010ء میں ہیٹی کے زلزلے اور اُسی سال پاکستان میں آنے والے سیلاب کے متاثرین کی امداد کے لئے بھیجے گئے۔ آج نیویارک، میساچوسٹس، نیوجرسی اور کنیکٹی کٹ کے سیکنڈری اسکولوں میں ENOUGH کے اراکین کی تعداد ایک ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ اس گروپ کی خدمات کو مقامی، ریاستی اور قومی سطح پر تسلیم کیا جا چکا ہے، اور امید ہے کہ بہت جلد اسے ایک خیراتی ادارے کی حیثیت سے ٹیکس سے استثنیٰ مل جائیگا۔

منصور عالم کا کہنا ہے کہ ENOUGH کے لئے رضا کارانہ طور پر کام کرنے والے طلبہ اپنے شوق سے کام کر رہے ہیں۔ انہیں کوئی لالچ نہیں ہے۔ وہ ایک حقیقی مثال بننا چاہتے ہیں اور اس سارے عمل میں وہ قیادت کرنے کی صلاحیتیں حاصل کرنے جا رہے ہیں۔

پراجیکٹ پاکستان:

حال ہی میں ENOUGH نے پاکستان میں نادار بچوں کی مدد کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے تا کہ انہیں زیور تعلیم سے آراستہ کیا جا سکے۔

پاکستان کیوں؟

اس کا کہنا ہے کہ ENOUGH میں پاکستانی پس منظر رکھنے والے بہت سے طلبہ بھی شامل ہیں اس لئے انہیں اس ملک کو درپیش مسائل کا کسی حد تک ادراک ہے۔ ENOUGH نے پراجیکٹ پاکستان کے نام سے پاکستان میں ایک اسکول تعمیر کرنے کا منصوبہ شروع کیا ہے جس کے طالب علم ٹیکنالوجی کی مدد سے امریکی طالب علموں کے ساتھ رابطے میں ہیں۔ ENOUGH کے پاس اس وقت اسلام آباد کے شمال میں واقع ایک قصبے میں چھوٹا سا پلاٹ بھی ہے جس پر ایک طالب علم کے والد کی جانب سے ملنے والے عطیے سے اسکول تعمیر کیا جائے گا۔ اس گروپ کو اسکول چلانے کے لئے ابتداء نامی ایک غیر منافع بخش تنظیم کا تعاون حاصل ہونے کی توقع ہے جو دیہی علاقوں کے غریب بچوں کو معیاری تعلیم دینے کے لئے کام کر رہی ہے۔ ENOUGH کو ایک اور غیر منافع بخش ادارے Possibilities Pakistan کی مدد حاصل ہونے کی بھی اُمید ہے، جو پاکستانی طالبعلموں کو یونیورسٹیوں میں تعلیم دینے کیلئے کوشاں ہے۔

پراجیکٹ پاکستان ایک بہت بڑا منصوبہ ہے لیکن منصور عالم کو یقین ہے کہ پاکستان میں قائم اسکول اگر امریکہ کے کلاس رومز کے ساتھ کمپیوٹر کے ذریعے منسلک ہو تو وہ بہتر انداز میں کام کر سکے گا۔ منصور عالم کا کہنا ہے کہ جب ایک بچہ دوسرے بچے کے ساتھ رابطے میں ہوتا ہے تو مذہب، رنگ و نسل، زبان اور پس منظر جیسے اختلافات ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن اب منصور عالم ایک بچہ نہیں رہا، وہ امسال موسم بہار میں ویسلیان یونیورسٹی Wesleyan University میں داخل ہوگا تا کہ اقتصادیات کی تعلیم حاصل کر کے بین الاقوامی تعلقات میں سرٹیفکیٹ حاصل کر سکے۔ اس کی کوشش ہے کہ وہ ENOUGH کی رکنیت کالج کی سطح تک بڑھا سکے۔ بلکہ وہ تو مستقبل میں ENOUGH کو غیر منافع بخش خیراتی ادارے کے طور پر چلانے کا خواہشمند ہے۔

منصور عالم کا ایسے ہی جذبات رکھنے والے دیگر نوجوانوں کے لئے ایک پیغام ہے کہ ایک ادارہ چلانے میں بنیادی بات یہ ہوتی ہے کہ لوگ آپ کی کامیابیوں کو دیکھیں۔ وہ آپ کی ناکامیوں کو نہیں دیکھتے۔ آپ اپنی ان کوششوں میں بار بار ناکام بھی ہو سکتے ہیں لیکن آپ کو کام کرنا اور آگے بڑھنا ہوتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ سخت محنت اور کسی حد تک قسمت ساتھ دے تو آپ اپنے خیال کو پھلتا پھولتا اور ایک عظیم کامیابی میں تبدیل ہوتا دیکھ سکتے ہیں۔ اس نے بتایا کہ ہائی اسکول میں کوئی بھی ایسا کورس نہیں جو آپ کو اس طرح کے کام کرنا سکھا سکے۔ یہ تو ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کر کے اور تجربے سے حاصل ہونے والی صلاحیت ہے۔

جین مورس امریکی محکمہ خارجہ کے بیورو آف انٹرنیشنل انفارمیشن پروگرامز میں اسٹاف رائٹر ہیں۔

American Jazz
Fostering Mutual Understanding and Shared Values in Pakistan

By Anthony Jones

With episodes of flooding, electricity blackouts, and violence, many Karachiites have faced a tough year. For two consecutive nights in Pakistan's largest city, however, the soulful sounds of a saxophone, the thumping strings of a double bass, and the beating of drums filled the air and brought hundreds of Pakistanis to their feet in applause and appreciation. The U.S. Consulate General in Karachi organized two evening jazz concerts with the New York-based Ari Roland Jazz Quartet. Ari Roland (creator and bassist), Chris Byars (tenor saxophonist), Zaid Nasser (alto saxophonist), and Keith Balla (drummer) arrived ready to share their glowing talents with eager Pakistani audiences.

The opening Ari Roland Jazz Quartet concert on Saturday,

Ari Roland jazz Quartet along with Ustaad Mohammad Ajmal performing at Rock Musicarium, Islamabad

ایری رولینڈ جاز کوارٹیٹ استاد محمد اجمل کے ہمراہ راک میوزیکیریم، اسلام آباد، میں اپنے فن کا مظاہرہ کر رہا ہے

جاز موسیقی اور امریکہ و پاکستان میں افہام و تفہیم اور مشترکہ اقدار کا فروغ

تحریر: انتھونی جونز

سیلاب، بجلی کی لوڈ شیڈنگ اور تشدد آمیزی کے واقعات جیسے مسائل کے باعث کراچی کے عوام کو اس سال سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم پاکستان کے اس سب سے بڑے شہر میں مسلسل دو راتوں کے دوران سیکسوفون کی مسحور کن دھنیں، گٹار کی تاروں کی تھرتھراہٹ اور ڈھول کی تھاپ کراچی کے سینکڑوں شہریوں کیلئے خوشی اور راحت کا پیغام لائی۔ کراچی میں واقع امریکہ کے قونصل خانے نے جاز محفل موسیقی کا اہتمام کیا جو دو راتوں تک جاری رہی۔ محفل موسیقی میں نیویارک کے ایری رولینڈ جاز کوارٹیٹ کو مدعو کیا گیا تھا۔ ایری رولینڈ (تخلیق کار)، کرس بائیر (ٹینر سیکسوفونسٹ)، زید ناصر (آلٹو سیکسوفونسٹ) اور کیتھ بلا (ڈھول بجانے والے) پر مشتمل موسیقی کے اس گروپ نے پرجوش پاکستانی حاضرین کے لئے اپنے فن کا زبردست مظاہرہ کیا۔

ایری رولینڈ جاز کوارٹیٹ کی اس محفل موسیقی کا افتتاح 17 ستمبر کو امریکی قونصل جنرل کی رہائشگاہ پر کیا گیا۔ قائم مقام قونصل جنرل جیسن کائٹ نے اپنے افتتاحی کلمات میں مختلف معاشروں کے درمیان باہمی افہام و تفہیم اور مشترکہ اقدار کے فروغ کیلئے جاز موسیقی کی منفرد خوبی کو اجاگر کیا۔ جس کے فوراً بعد جاز کوارٹیٹ نے کئی معروف دھنوں کے ذریعے اپنے فن کا مظاہرہ کیا اور 150 سے زائد پاکستانی اور امریکیوں کیلئے "دل دل پاکستان" کی دلفریب دھن کو جاز موسیقی میں پیش کیا۔

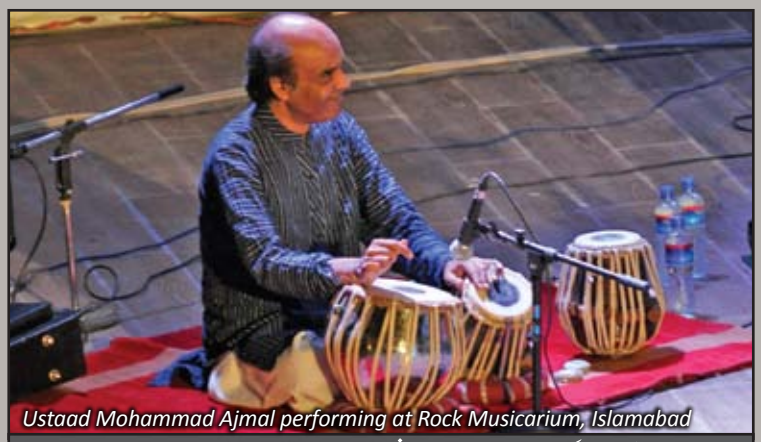

Ustaad Mohammad Ajmal performing at Rock Musicarium, Islamabad

استاد محمد اجمل راک میوزیکیریم، اسلام آباد، میں اپنے فن کا مظاہرہ کر رہے ہیں

September 17 was held at the Consul General's residence. In his opening remarks, Acting Consul General Mr. Jason Kight highlighted jazz's unique ability to foster mutual understanding and to reinforce common values among different societies. Immediately afterwards, the Jazz Quartet performed a number of American jazz classics and even a jazzed up rendition of Dil Dil Pakistan to over 150 cheering Pakistanis and Americans.

After the Quartet's performance, Ms. Saima Zakir - a rising talent, a student at the National Academy of Performing Arts and a leading female guitarist - joined the Ari Roland Jazz Quartet on stage and performed American jazz songs with the group. The Hilary Group, a local Pakistani jazz band, also performed next and drew loud cheers from the audience. The final performance with Mr. Nafees Ahmad, one of the best sitar players in South Asia, and Mr. Bashir Khan, an acclaimed tabla playa, rounded out an electrifying evening.

The following night drew an even bigger crowd. More than 450 Pakistani students filled the Marriott ballroom to listen to the Quartet perform with internationally acclaimed Pakistani rock band Fuzon. Master of Ceremonies (MC) Saad Haroon, a local comedian who will soon tour the U.S. on the CenterStage exchange program in 2012, opened the performance. After riveting renditions by the Ari Roland Jazz Quartet and Fuzon, the performers surprised the audience with the debut of a piece called "Friendship is Life," which the Quartet and Fuzon had together written and practiced in the days leading up to the performance. It was the highlight of an already spectacular night, and the Quartet's visit to Karachi was a wonderful way to help kick off their Pakistan tour!

Participating in the U.S. Mission in Pakistan's American Festival of Arts, the Ari Roland Jazz Quartet traveled to Karachi, Lahore, and Islamabad from September 15 - 28 performing for various audiences, giving master classes at universities and collaborating with local Pakistani musicians. To read more highlights of Ari Roland Jazz Quartet's trip to Karachi, please visit: http://karachi.usconsulate.gov/cn-091911.html.

Anthony Jones is Cultural Affairs Officer at U.S. Consulate General, Karachi.

کوارٹیٹ گروپ کی طرف سے فن کا مظاہرہ کرنے کے بعد ایک ابھرتی ہوئی فنکارہ، نیشنل اکیڈمی آف پرفارمنگ آرٹس کی طالبہ اور معروف پاکستانی خاتون گٹارسٹ مس صائمہ ذاکر نے ایری رولینڈ جاز کوارٹیٹ کے ساتھ مل کر جاز امریکی گانے گائے۔ اس کے بعد پاکستان میں جاز موسیقی کے ایک مقامی گروپ دی ہیلری گروپ نے بھی اپنے فن کا مظاہرہ کیا اور حاضرین سے زبردست داد وصول کی۔ آخر میں جنوبی ایشیا کے ممتاز ستار نواز نفیس احمد اور مشہور طبلہ نواز بشیر خان نے موسیقی کی اس شام کو یادگار بنا دیا۔

محفل موسیقی کی دوسری رات حاضرین کی تعداد پہلے سے کہیں زیادہ تھی۔ ساڑھے چار سو سے زائد پاکستانی طلبا کوارٹیٹ اور بین الاقوامی شہرت کے حامل پاکستانی راک موسیقی کے گروپ Fuzon کو سننے کیلئے میریٹ ہوٹل کے ہال میں موجود تھے۔ ایک مشہور مقامی مزاحیہ فنکار سعد ہارون نے، جو 2012ء میں تبادلے کے سینٹر اسٹیج پروگرام کے تحت امریکہ کا دورہ کریں گے، پروگرام کا آغاز کیا۔ ایری رولینڈ جاز کوارٹیٹ اور Fuzon کی طرف سے پرجوش اور مشہور دھنوں اور گانوں کے بعد موسیقی کے ان دونوں گروپوں نے "دوستی زندگی ہے" کے عنوان سے ایک گیت گا کر حاضرین سے داد وصول کی جسے کوارٹیٹ اور Fuzon نے اس محفل موسیقی کیلئے خود مل کر لکھا اور تیار کیا تھا۔

یہ محفل موسیقی کی شاندار شام کی ایک جھلک اور کوارٹیٹ کے کراچی کے دورے کا زبردست آغاز تھا جو بعد میں پاکستان کے ان کے دورے میں مددگار ثابت ہوا۔

ایری رولینڈ جاز کوارٹیٹ نے پاکستان میں امریکی سفارتخانہ کے زیر اہتمام فنون لطیفہ کے امریکی میلے میں حصہ لیتے ہوئے 15 سے 28 ستمبر تک کراچی، لاہور اور اسلام آباد کا دورہ کیا جس کے دوران انہوں نے پاکستان کے مقامی موسیقاروں کے ساتھ مل کر اپنے فن کا مظاہرہ کیا اور یونیورسٹیوں میں موسیقی کے طلبہ کی تربیت میں مدد دی۔ ایری رولینڈ جاز کوارٹیٹ کے کراچی دورے کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے کیلئے ہماری یہ ویب سائٹ ملاحظہ کریں:

http://karachi.usconsulate.gov/cn-091911.html

انتھونی جونز امریکی قونصل خانہ کراچی میں کلچرل آفیئرز آفیسر ہیں۔

The Sweet Taste of Pakistan's Mangoes Arrives in U.S.

AP Photo اے پی فوٹو

میٹھے میٹھے پاکستانی آموں کی امریکہ آمد

By Kathryn McConnell

Washington - Members of Chicago's Pakistani-American community finally have gotten to taste again the type of mangoes they grew up with. The occasion was a mango-tasting party at a downtown Chicago hotel to celebrate the first U.S. imports of the fruit from Pakistan.

Pakistan's mangoes are among the sweetest in the world. After helping Pakistan's growers reach their highest level of exports ever in 2010, the United States is now importing the popular mangoes with the first shipments reaching U.S. customers in July. At the July 30 event, hosted by the Pakistani Consulate in Chicago, mangoes showed up in such treats as ice cream, tarts, chutney, cake and drinks.

As part of an ongoing, three-year infrastructure program, the U.S. Agency for International Development (USAID) trained more than 2,700 Pakistani mango farmers in pre- and post-harvest practices, built three processing facilities - inaugurating a facility at Zarpak Horticulture Products Farm in Multan on August 18 - and helped Pakistani mango producers ship their fruit to importers in Europe for the first time. By September 2011, USAID had equipped 15 farms in Pakistan with processing facilities. The Zarpak farm's productivity has increased 15 percent since the new processing technology was installed, the U.S. Embassy in Islamabad said in a press release August 18.

As the Pakistani mangoes enter the United States, they stop briefly at food treatment facilities, where they pass under electric laser beams and receive a specified dose of irradiation as part of

تحریر: کیتھرین میکونیل

واشنگٹن۔ شکاگو میں پاکستانی امریکیوں کو بالآخر ایسے میٹھے آموں کا ذائقہ چکھنے کو ملا جو انہوں نے پہلے کبھی اپنی زندگی میں نہیں چکھے تھے۔ یہ موقع انہیں شکاگو کے ایک ہوٹل میں آم پارٹی کے دوران ملا جس کا اہتمام امریکہ میں پاکستان سے پہلی مرتبہ درآمد کئے گئے پھلوں کے حوالے سے کیا گیا تھا۔

پاکستانی آموں کا شمار دنیا کے میٹھے ترین آموں میں ہوتا ہے۔ امریکہ پاکستانی کاشتکاروں کو 2010ء میں ان کی برآمدات میں زیادہ سے زیادہ اضافے میں مدد دینے کے بعد اب پاکستان سے آم درآمد کر رہا ہے جس کی پہلی کھیپ امریکی صارفین تک جولائی میں پہنچی۔ پاکستانی قونصل خانے کی طرف سے شکاگو میں 30 جولائی کو منعقد کی گئی پارٹی میں آموں کو آئس کریم، ٹارٹس، چٹنی، کیک اور مشروبات کی شکل میں پیش کیا گیا۔

بنیادی ڈھانچے کیلئے مدد فراہم کرنے کیلئے جاری تین سالہ پروگرام کے ایک حصے کے طور پر امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یو ایس ایڈ) نے دو ہزار سات سو سے زائد پاکستانی کاشتکاروں کو آم کی فصل کی دیکھ بھال کے جدید طریقوں کی تربیت دی، آم کی پروسیسنگ کے تین پلانٹ تعمیر کئے گئے جن میں سے ایک پلانٹ کا افتتاح 18 اگست کو ملتان کے زرپاک ہارٹیکلچر پراڈکٹس فارم میں کیا گیا۔ یو ایس ایڈ نے پاکستانی کاشتکاروں کو پہلی مرتبہ یورپ میں آم برآمد کرنے میں مدد دی۔ یو ایس ایڈ ستمبر 2011ء تک پاکستان کے پندرہ زرعی فارموں میں پھلوں کی پروسیسنگ کی سہولت فراہم کرے گا۔ اسلام آباد میں امریکی سفارتخانہ کی 18 اگست کی پریس ریلیز کے مطابق زرپاک فارم میں پھلوں کی پروسیسنگ کی نئی ٹیکنالوجی کی تنصیب کے بعد اس کی پیداوار میں پندرہ فیصد اضافہ ہوا ہے۔

routine practices for food imports. Irradiation, a safe and economical alternative to other pest-control methods such as fumigation and cold and heat treatments, eliminates harmful pests the fruit might carry, said Donna West, a senior import specialist with the U.S. Department of Agriculture's Animal and Plant Health Inspection Service (APHIS).

Only commercially produced and shipped mangoes from Pakistan are allowed into the United States, and APHIS requires that each shipment be certified by Pakistan's plant protection organization, which is standard procedure for fruit imports.

Demand for mangoes is growing around the world, and new sources to satisfy U.S. customers are welcome, West said. The United States is the largest importer of mangoes.

Producing more than 1.5 million tons of the fruit in 2010, Pakistan's mango growers, especially in Southern Punjab and Northern Sindh, are set for more growth. "Everyone from growers to people who work in packing houses to airline staff that transport the fruit will benefit" from access to the U.S. market, West said.

Chicago is home to one of the largest concentrations of Pakistanis in the United States, according to the Pakistan Consulate in Chicago.

Kathryn McConnell is a staff writer with the State Department's Bureau of International Information Programs.

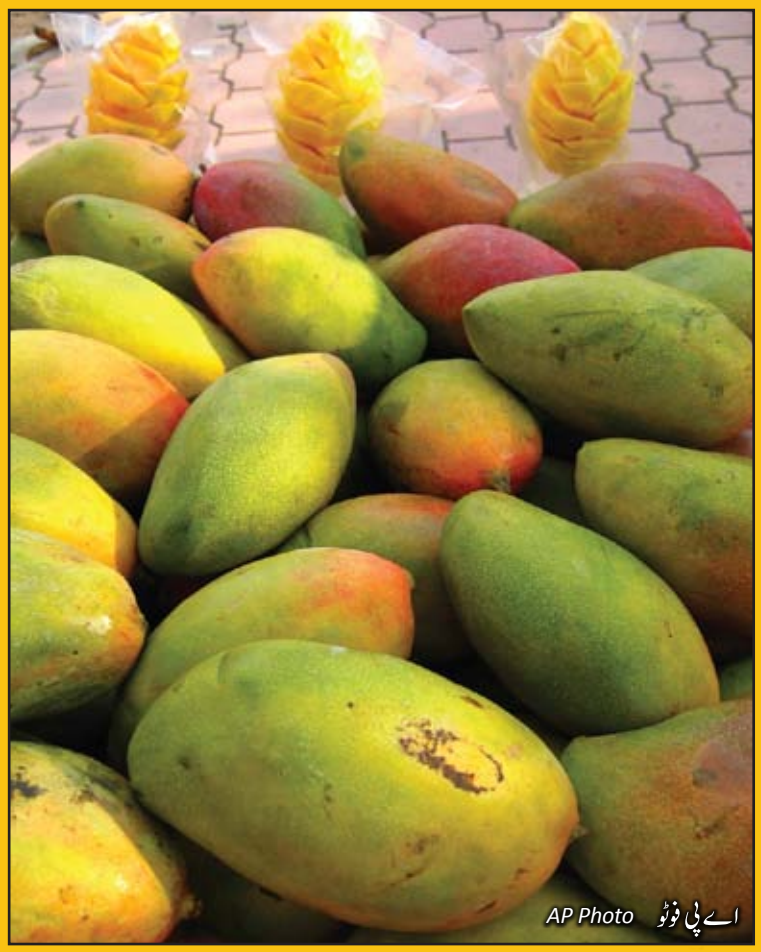
AP Photo اے پی فوٹو

AP Photo اے پی فوٹو

امریکہ میں پاکستانی آم پہنچنے کے بعد انہیں تھوڑی دیر کیلئے خوراک کو محفوظ رکھنے کے مراکز میں رکھا گیا جہاں درآمد کئے گئے پھلوں کو معمول کے مطابق شعاع ریزی کے عمل سے گزارا گیا۔ امریکی محکمہ زراعت کے جانوروں اور پودوں کی صحت کے بارے میں معائنہ سروس کی ایک سینئر ماہر ڈونا ویسٹ نے کہا کہ شعاع ریزی کا یہ عمل نقصان دہ کیڑے مکوڑوں کی روک تھام کیلئے سپرے اور سردی اور گرمی کے دوسرے طریقوں کے مقابلے میں ایک محفوظ اور سستا متبادل طریقہ ہے۔ صرف تجارتی بنیادوں پر پیدا کئے جانے والے آم ہی امریکہ درآمد کرنے کی اجازت ہے۔ جانوروں اور پودوں کی صحت کے امریکی ادارے (اے پی ایچ آئی ایس) کے مطابق امریکہ درآمد کئے جانے والے پھلوں کی ہر کھیپ کی پودوں کی حفاظت کے پاکستانی ادارے کی طرف سے تصدیق لازمی ہے، جو پھلوں کی درآمد کا معیاری طریقہ ہے۔

ویسٹ نے کہا کہ دنیا میں آم کی مانگ بڑھ رہی ہے اور امریکی باشندوں کی آم کی طلب پوری کرنے کیلئے نئے درآمدی ذرائع کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ امریکہ آم درآمد کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے۔

2010ء میں پندرہ لاکھ ٹن سے زائد پھل پیدا کرنے کے بعد پاکستان کے آم کے کاشتکار، خصوصاً جنوبی پنجاب اور شمالی سندھ کے کاشتکار، پیداوار میں مزید اضافے کیلئے پرعزم ہیں۔ ویسٹ نے کہا کہ امریکی منڈی تک پاکستانی آموں کی رسائی سے کاشتکاروں، پھلوں کو ڈبوں میں بند کرنے والے کارکنوں اور فضائی کمپنی کے عملے سمیت سب کو فائدہ پہنچے گا۔

شکاگو میں واقع پاکستانی قونصل خانہ کے مطابق شکاگو ان امریکی علاقوں میں شامل ہے جہاں بہت بڑی تعداد میں پاکستانی آباد ہیں۔

کیتھرین میک کونل امریکی محکمہ خارجہ کے بیورو آف انٹرنیشنل انفارمیشن پروگرامز میں اسٹاف رائٹر ہیں۔

The American Experience: Young Pakistanis Visit the United States

امریکہ کا تجربہ: نوجوان پاکستانیوں کا دورۂ امریکہ

A tired but excited group of Pakistani participants pose for a photo at the opening ceremony

تھکے ماندے مگر پرجوش پاکستانی شرکاء کا افتتاحی تقریب کے دوران گروپ فوٹو

By Kanza Javed

In April 2011, 25 students from all over Pakistan heard that we had been selected as principal candidates for the 2011 Study of the U.S. Institute for Pakistan Student Leaders on Comparative Public Policy. This six week program is hosted by the University of Massachusetts, Amherst.

Amherst, a town in Hampshire County, Massachusetts is silent, dreamy, and fascinating. The University of Massachusetts seems surreal in the morning fog and dampness. While living in Amherst, we learned how smiling at every passing stranger was a necessity and how saying hello to every fellow bicyclist on the road was a need. We Pakistani student leaders were complete strangers when we moved into North C, our lavish university dorms, but as the month rolled by we not only explored the campus, the town and what the civic initiatives were all about, but we probed deeper into each other's personalities and discovered how different yet the same we all were. Michael Hannahan, the Director of Civic Initiative, Ms. Samantha Camera, Academic Director, and our mentors, Tim Shea, Christine Sluter, Sarah Moffatt and Stephanie Montini, did all they could to make us feel at home.

Early morning lectures in Campus Center were always enriching. Lectures on leadership, identity, budgeting, and countless others widened our horizons and gave us a better insight into how things are similar and different in both countries. Home visits allowed us to expand our knowledge about American lifestyles and culture. Eating a scrumptious dinner with our second family not only gave us an opportunity to interact but also permitted us to reshape the image about Pakistan that has been painted by the media. The dining table debates, the culture night with the host families, the Fourth of July celebrations with the Iraqis (there on a similar program), and charade nights with the mentors sharpened our interactive interpersonal skills. The study tour was all about luggage count, hotel keys, travel guides,

تحریر: کنزا جاوید

اپریل 2011ء میں پاکستان بھر سے پچیس طالب علموں کو اطلاع ملی کہ انہیں سرکاری پالیسی کے تقابلی جائزے کے پروگرام برائے پاکستانی طالب علم رہنما ء 2011 Study of U. S. Insitiute for Pakistani Students Leaders on Comparative Public Policy کے لیے منتخب کرلیا گیا ہے۔ چھ ہفتے دورانیہ کے اس پروگرام کی میزبان یونیورسٹی آف میسا چوسٹس ایمہرسٹ تھی۔

ریاست میسا چوسٹس کی ہیمیشائر کاونٹی میں ایمہرسٹ ایک خاموش، خوابیدہ اور دلکش شہر ہے۔ یونیورسٹی آف میسا چوسٹس صبح کی دھند میں بھیگی بھیگی ایک اور ہی دنیا لگتی ہے۔ ایمہرسٹ میں قیام کے دوران میں ہم نے یہ سیکھا کہ قریب سے گزرنے والے ہر اجنبی کو مسکرا کر دیکھنا اور سڑک پہ چلتے ہوئے ہر سائیکل سوار کو ہیلو کہنا کیوں ضروری ہے جب ہم پاکستانی طلبہ رہنما یونیورسٹی کے شاندار ہاسٹل نارتھ۔ سی میں منتقل ہوئے تھے تو یہاں کے ماحول میں مکمل طور پر اجنبی تھے۔ لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا نہ صرف ہمیں کیمپس، شہر اور شہری سہولیات کے بارے میں مکمل آگاہی ہوئی بلکہ ہمیں ایک دوسرے کی شخصیات کو سمجھنے اور یہ جاننے کا موقعہ ملا کہ ایک جیسے ہوتے ہوئے بھی ہم ایک دوسرے سے کس قدر مختلف ہیں ۔ Civic Institute کے ڈائریکٹر مائیکل حناھن Micheal Hanna Han اکیڈمک ڈائریکٹر مس سمانتھا کیمرا Samanttha Camera اور ہمارے امریکی ساتھی Tim Shea کرسٹائن اسلوٹر Christine Sluter سارہ موفیٹ Sara Moffatt اور سٹیفینی مونٹینی نے ہمیں کہیں بھی گھر کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔

علی الصبح کیمپس سینٹر میں ہونے والے لیکچرز بہت ہی دلچسپ اور مفید تھے۔ قیادت، شناخت، آمدنی اور اخراجات کے میزانیے اور بے شمار دیگر موضوعات پر ہونے والے لیکچرز نے ہمارے ذہنوں کو جلا بخشی اور ہمیں یہ سمجھنے کا موقعہ ملا کہ کس طرح سے دونوں ملکوں میں معاملات یکساں اور مختلف ہیں۔ مقامی گھروں میں جانے سے امریکی طرز زندگی اور معاشرت کے بارے میں ہماری معلومات میں اضافہ ہوا۔ اپنے

Students participated in a Food Drive to collect canned and boxed food to feed needy people

طلبا مستحق افراد کیلئے ڈبہ بند کھانے پینے کی اشیاء اکٹھا کرنے کی مہم میں شریک ہیں

and historical tours. New York is fast, stifling and never asleep. Gettysburg shares the remnants of the Civil War. Charlottesville presents the life of Thomas Jefferson through Monticello, and Washington D.C. has the most awe-inspiring free museums of any capital in the world.

The twenty-four Pakistan Young Leaders gave presentations with confidence and composure on August 4 at the State Department. The road has been long and inspiring. We have seen places which we had only "Googled", we have met people about whom we had only heard, and we have made friends which will last for an eternity.

Additional Information on the SUSI on Comparative Public Policy for Pakistani Student Leaders Program:

This unique institute, an initiative of the U.S. Embassy Islamabad and the U.S. State Department, brings Pakistani and American students together to explore the political, economic, historical, institutional, and cultural issues involved in providing security and services to their citizens. The Pakistani and American students have the opportunity to explore the broader themes of this topic through the narrower issue of food production and distribution and its relationship to hunger. Students examine case studies, conduct group research projects and participate in community service activities. The students also study the history and politics of their respective nations and use that knowledge to prepare a joint project on local elections. Pakistani participants continue their studies on a study tour in New York City, Boston, Harrisburg, Pa., Charlottesville, Va., and Washington, D.C.

Kinza Javed is a 2011 alumna of the SUSI program.

Pakistani participants enjoying home hospitality with an American Host

پاکستانی شرکاء ایک امریکی میزبان کی مہمان نوازی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں

دوسرے خاندان کے ہمراہ رات کا لذیذ کھانا کھانے سے نہ صرف ہمیں ایک دوسرے کو جاننے ، بلکہ ہمیں پاکستان کے بارے میں ذرائع ابلاغ کے پھیلائے ہوئے تاثر کو بھی درست کرنے کا موقعہ ملا۔ کھانے کی میز پر ہونے والا بحث مباحثہ، میزبان خاندانوں کے ساتھ رات کے ثقافتی پروگرام، ہماری طرح امریکہ کے دورے پر آئے ہوئے عراقی طلبہ کے ہمراہ چار جولائی کی تقریبات میں شرکت اور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بسر کئے جانے والے رت جگوں نے ایک دوسرے سے سیکھنے اور تبادلہ خیال کرنے کی ہماری صلاحیتوں کو جلا بخشی۔

مطالعاتی دورے تاریخی مقامات کی سیر، سفر کے بارے میں ہدایات، سامان کی گنتی اور ہوٹل کی چابیوں سے عبارت تھے۔ نیویارک کی زندگی بہت تیز رفتار اور اعصاب شکن ہے۔ یہاں راتیں بھی جاگتی ہیں۔ گیسٹر برگ میں خانہ جنگی کی باقیات اور آثار بکھرے ہوئے ہیں۔ شارلٹس ول Charlottesville میں مونٹی سیلو Monticelo کے ذریعے تھامس جیفرسن کی زندگی کو دیکھا جا سکتا ہے۔ واشنگٹن ڈی۔سی میں دنیا کے کسی بھی دارالحکومت سے زیادہ اور معلومات سے بھرپور عجائب گھر ہیں۔

چار اگست کو محکمہ خارجہ میں پچیس پاکستانی نوجوان رہنماؤں نے بھرپور اعتماد اور یکسوئی کے ساتھ اپنی اپنی پریزنٹیشن دیں ۔ یہ راہ بہت طویل اور پرجوش ہے۔ ہم نے ایسے ایسے مقامات دیکھے جنہیں ہم صرف گوگل پر دیکھ سکتے تھے۔ ہم ایسے لوگوں سے ملے جن کے بارے میں صرف سنا تھا، اور ہم نے ایسے دوست بنائے جن کے ساتھ دوستی ہمیشہ قائم رہے گی۔

Participants explored New York City during the two week study tour

شرکاء دو ہفتہ دورانیے کے مطالعاتی دورے کے دوران نیویارک شہر میں گھوم پھر رہے ہیں

سرکاری پالیسی کے تقابلی جائزے کے پروگرام SUSI برائے پاکستانی طلبہ رہنما کے حوالے سے مزید معلومات

اسلام آباد کے امریکی سفارتخانہ اور امریکی محکمہ خارجہ کے شروع کردہ اس منفرد ادارے کا مقصد پاکستانی اور امریکی طلبہ کو قریب لانا ہے تاکہ وہ شہریوں کو میسر سہولیات اور امن وسلامتی مہیا کرنے کے لئے درکار سیاسی، اقتصادی، تاریخی ادارہ جاتی اور ثقافتی عوامل کا جائزہ لے سکیں۔ پاکستانی اور امریکی طالب علم کو خوراک کی پیداوار اور تقسیم کا بھوک کے ساتھ تعلق جیسے مسائل کی روشنی میں اس موضوع کا وسیع تر تناظر میں مطالعہ کرنے کا موقعہ بھی ملتا ہے۔

طالب علم مختلف حالات وواقعات کا جائزہ لیتے ہیں، گروپوں کی صورت میں تحقیق کرتے ہیں، اجتماعی بھلائی کے کاموں میں حصہ لیتے ہیں، اپنے اپنے ملکوں کی تاریخ وسیاست کا بھی مطالعہ کرتے ہیں اور ان معلومات کو بلدیاتی انتخابات کے لئے ایک مشترکہ منصوبہ تیار کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ پاکستانی شرکاء نے واشنگٹن ڈی۔سی، شارلٹس ول، ورجینا، ہیرس برگ، پینسلوانیا، بوسٹن اور نیویارک شہر کے مطالعاتی دوروں میں سیکھنے کا عمل جاری رکھا۔

کنزا جاوید نے ایس یو ایس آئی پروگرام برائے سال ۲۰۱۱ء میں شرکت کی تھی۔

Martin Luther King Jr. Day:
A Time to Serve Others

یومِ مارٹن لوتھر کنگ جونیئر:
دوسروں کی خدمت کرنے کا وقت

By Jane Morse

The Reverend Martin Luther King Jr., who is remembered in the United States on the third Monday of January each year, is perhaps best known as America's chief spokesman for nonviolent activism as a result of his leadership role in the U.S. civil rights movement.

Born on January 15, 1929, King, a Baptist minister, devoted his life to ensuring equal rights for African Americans and all minorities who suffered discrimination and marginalization in U.S. society. Between 1957 and 1968, King traveled ceaselessly across the United States and, in some 2,500 public appearances, spoke out against injustice. He suffered arrest, physical assaults and personal abuse of all kinds, and his home was bombed. But he never gave up his dream that "the sons of former slaves and the sons of former slave owners will be able to sit down together at the table of brotherhood."

King's work caught the attention of the entire world, providing what he called a "coalition of conscience," which helped change American society and create new U.S. laws protecting civil rights.
In 1964, King became the youngest person to receive the Nobel Peace Prize for his work to end racial segregation and racial discrimination. He turned over his prize money to further the objectives of the civil rights movement.

In addition to being a champion for the civil rights of minorities, King advocated for the rights of workers. In a speech delivered in 1965, King said: "The labor movement [in the United States] was the principal force that transformed misery and despair into hope and progress. Out of its bold struggles, economic and social reform gave birth to unemployment insurance, old-age pensions, government relief for the destitute, and above all, new wage levels that meant not mere survival, but a tolerable life."
King believed that all labor has dignity and that economic justice was a critical component of civil rights reform. In a 1968 speech, King asked: "What does it profit a man to be able to eat at an integrated lunch counter if he doesn't earn enough money to buy a hamburger and a cup of coffee?"

The Rev. Dr. Martin Luther King Jr., of Alabama, waves to the nearly 500 people waiting outside Harlem hospital in New York City on Oct. 3, 1958. - AP Photo

3 اکتوبر 1958 کو نیویارک سٹی میں ہارلیم ہسپتال کے باہر البامہ کے ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ جونیئر تقریباً 500 لوگوں کے سامنے ہاتھ لہراتے ہوئے۔ اے پی فوٹو

Dr. Martin Luther King, Jr. displays his 1964 Nobel Peace Prize medal in Oslo, Norway, December 10, 1964. The 35-year-old Dr. King was honored for promoting the principle of non-violence in the civil rights movement. - AP Photo

10 دسمبر 1964 کو اوسلو، ناروے میں ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ جونیئر اپنا نوبل امن پرائز دکھا رہے ہیں۔ 35 سالہ ڈاکٹر کنگ کو یہ اعزاز سول حقوق کی تحریک میں عدم تشدد کے اصول کو فروغ دینے کے احترام میں دیا گیا۔ اے پی فوٹو

تحریر: جین مورس

پادری مارٹن لوتھر کنگ جونیئر، جن کی ہر سال جنوری کے تیسرے سوموار کو امریکہ میں یاد منائی جاتی ہے، امریکہ کی شہری حقوق کی تحریک میں اپنے قائدانہ کردار اور عدم تشدد کی سرگرمیوں کے حوالے سے امریکہ کے سب سے نمایاں ترجمان کے طور پر جانے جاتے ہیں۔

پندرہ جنوری ۱۹۲۹ء کو پیدا ہونے والے مارٹن لوتھر کنگ نے اپنی زندگی افریقی امریکیوں اور تمام اقلیتوں کے مساوی حقوق کے لئے وقف کر رکھی تھی جو امریکی معاشرے میں امتیازی سلوک کا شکار تھے اور جنہیں کوئی اہمیت نہیں دی جاتی تھی۔ ۱۹۵۷ء اور ۱۹۶۸ء کے دوران میں مارٹن لوتھر کنگ نے امریکہ بھر کے مسلسل دورے کئے اور ناانصافیوں کے خلاف ڈھائی ہزار اجتماعات سے خطاب کیا۔ انہیں گرفتاریوں، جسمانی تشدد اور ہر طرح کی زیادتیوں کا سامنا کرنا پڑا اور اُن کے گھر کو بم سے اُڑایا گیا لیکن وہ اپنے اس خواب کو پورا کرنے کے عزم سے دستبردار نہیں ہوئے کہ ''سابق غلاموں کے بیٹے اور سابق آقاؤں کے بیٹے بھائی چارے کی میز پر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ سکیں گے۔''

کنگ کے کام نے پوری دنیا کی توجہ حاصل کر لی تھی۔ یوں ''اجتماعی ضمیر'' کی ایک ایسی کیفیت بن گئی تھی جو کنگ کے مطابق امریکی معاشرے کو تبدیل کرنے اور شہری حقوق کے تحفظ کے نئے امریکی قوانین کی تشکیل میں بہت مددگار ثابت ہوئی۔ ۱۹۶۴ء میں مارٹن لوتھر کنگ کو نسلی امتیاز کے خاتمے کے لئے کی جانے والی کوششوں کے نتیجے میں امن کا نوبل انعام دیا گیا۔ وہ یہ اعزاز حاصل کرنے والے سب سے کم عمر شخص تھے۔ اُنہوں نے انعام میں ملنے والی رقم شہری حقوق کی تحریک کے لئے وقف کر دی۔

King died upholding his beliefs. On April 4, 1968, while standing on the balcony of his motel room in Memphis, Tennessee, King was assassinated by James Earl Ray, a white supremacist with a long criminal record. King had been in Memphis to lead a protest march in sympathy with striking sanitation workers of that city.

Martin Luther King Jr. acknowledges the crowd at the Lincoln Memorial for his I Have a Dream speech during the March on Washington on August 28, 1963

مارٹن لوتھر کنگ جونیئر ۲۸ اگست ۱۹۶۳ء کو واشنگٹن کی جانب مارچ کے موقع پر لنکن میموریل پر اپنی تقریر "میرا ایک خواب ہے" کے دوران جمع عوام کے جم غفیر سے خطاب کر رہے ہیں

A campaign to honor King began soon after his death. Workers' unions provided the financial and social capital to make observance of King's birthday a nationwide movement. In 1983, President Ronald Reagan signed legislation into law making King's birthday a federal holiday, but it wasn't until 2000 that the holiday was officially observed in all 50 states for the first time.

In 1994, the U.S. Congress designated the King holiday as a national day of service, calling on Americans from every walk of life to volunteer their time and effort on that day to help realize King's vision of a "beloved community."

King once said: "Life's most persistent and urgent question is 'What are you doing for others?'" Each year, Americans attempt to answer that question by volunteering for activities such as fundraising for charities and collecting and distributing food to the needy.

"We have an opportunity to make America a better nation," King said on the eve of his death. "I may not get there with you. But I want you to know tonight that we, as a people, will get to the Promised Land."

Jane Morse is a staff writer at the U.S. Department of State's Bureau of International Information Programs.

President Obama helps paint a student lunchroom at the Stuart Hobson Middle School in Washington as he observes Martin Luther King Jr. Day in 2011 - AP Photo

صدر اوبامہ ۲۰۱۱ء میں مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کی یاد مناتے ہوئے واشنگٹن کے اسٹوارٹ ہابسن مڈل اسکول میں طالب علموں کے لنچ روم کو رنگ و روغن کرنے میں مدد دے رہے ہیں ۔ اے پی فوٹو

اقلیتوں کے حقوق کا علمبردار ہونے کے ساتھ ساتھ مارٹن لوتھر کنگ مزدوروں کے حقوق کے لئے بھی سرگرم تھے۔ ۱۹۶۵ء میں اپنی ایک تقریر میں اُنہوں نے کہا'' کہ (امریکہ میں) بدحالی اور مایوسی کو اُمید اور ترقی میں تبدیل کرنے میں مزدوروں کی تحریک نے اہم کردار کیا ہے۔ اس کی دلیرانہ جدوجہد کی وجہ سے ہونے والی اقتصادی اور سماجی اصلاحات کے نتیجے میں بیروزگاری کے بیمے، بڑھاپے کی پنشن، غریبوں کے لئے حکومت کی طرف سے امداد، اور سب سے بڑھ کر معاوضوں کے ازسرنو تعین کی بدولت محض زندہ رہنے کے بجائے اچھی زندگی گزارنا ممکن ہو سکا ہے۔

کنگ کے خیال میں تمام مزدور عظمت کے حامل ہیں اور شہری حقوق کی اصلاحات میں معاشی انصاف کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ ۱۹۶۸ء کی ایک تقریر میں کنگ نے سوال کیا کہ ایک شخص کو کھانے کے مشترکہ کاؤنٹر پر کھانا کھانے کا کیا فائدہ ہے جبکہ وہ اس قدر رقم نہیں کما پاتا کہ اپنے لئے ایک ہمبرگر اور کافی کا ایک کپ خرید سکے؟

کنگ نے اپنے نظریات کی خاطر جان دی۔ چار اپریل ۱۹۶۸ء کو ٹینیسی کے شہر میمفس کے ایک موٹل میں اپنے کمرے کی بالکونی میں کھڑے کنگ کو جیمز ارل رے نامی ایک سفید فام نسل پرست اور جرائم پیشہ شخص نے گولی مار کر قتل کر دیا۔ مارٹن لوتھر کنگ اس شہر میں ہڑتال کرنے والے خاکروبوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرنے کے لئے اُن کی ریلی کی قیادت کرنے گئے تھے۔

اُن کی موت کے فوراً بعد اُن کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کی مہم شروع ہو گئی۔ مزدوروں کی یونین نے کنگ کے یومِ پیدائش کو قومی سطح پر منانے کی مہم کے لئے مالی اور ہر طرح کی اعانت فراہم کی۔ ۱۹۸۳ء میں صدر رونالڈ ریگن نے ایک قانون پر دستخط کئے جس کی رو سے کنگ کا یوم پیدائش کو وفاقی سطح پر قومی تعطیل قرار دے دیا گیا۔ سال ۲۰۰۰ء میں پہلی بار امریکہ کی تمام پچاس ریاستوں میں پہلی بار سرکاری طور پر یہ چھٹی منائی گئی۔

۱۹۹۴ء میں کانگریس نے کنگ کے یوم پیدائش کو خدمت کا قومی دن قرار دیا اور زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے امریکیوں سے کہا کہ وہ اس دن کو کنگ کے تصورات کے مطابق ''ایک دوسرے پر جان چھڑکنے والا معاشرہ'' تشکیل دینے کی کوششوں میں گزاریں۔

کنگ نے ایک بار کہا تھا ''زندگی کا سب سے مستقل اور فوری سوال یہ ہے کہ آپ دوسروں کیلئے کیا کر رہے ہیں؟'' امریکی عوام ہر سال اس سوال کا جواب خیراتی اداروں کے لئے امداد جمع کرنے اور ضرورت مندوں میں تقسیم کرنے کے لئے کھانا اکٹھا کرنے جیسی سرگرمیوں کے لئے رضاکارانہ طور پر کام کر کے دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

وفات کے وقت کنگ نے کہا تھا کہ ''ہمیں امریکہ کو ایک بہتر قوم بنانے کا موقع ملا ہے۔ ممکن ہے میں اس منزل تک آپ کا ساتھ نہ دے سکوں۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ آج شب آپ یہ جان لیں کہ ہم ایک قوم کی حیثیت سے اس منزل سے ضرور ہمکنار ہوں گے۔

جین مورس امریکی محکمہ خارجہ کے بیورو آف انٹرنیشنل انفارمیشن پروگرامز کے اسٹاف رائٹر ہیں۔

Virtual Connection: Pakistani and U.S. Hospitals Work Together to Train Doctors, Treat Patients

U.S.-Pakistan collaboration in the field of science and technology focuses on many elements, including innovations in Pakistan's public health sector. U.S. Ambassador Cameron Munter recently highlighted this cooperation during a visit to Holy Family Hospital in Rawalpindi.

حقیقی تعلق:

ڈاکٹروں کی تربیت اور مریضوں کے علاج کیلئے امریکی اور پاکستانی اسپتالوں کا اشتراک

سائنس اور ٹیکنالوجی میں امریکہ اور پاکستان کا تعاون متعدد شعبوں پر محیط ہے، جس میں پاکستان میں صحت عامہ کے سرکاری شعبہ میں جدت و اختراع متعارف کرانا بھی شامل ہے۔

امریکی سفیر کیمرون منٹر نے حال ہی میں راولپنڈی میں ہولی فیملی اسپتال کے دورہ کے دوران سائنس

U.S. Ambassador Cameron Munter highlighted U.S.-Pakistan Science and Technology cooperation during his visit to Holy Family Hospital in Rawalpindi

راولپنڈی میں ہولی فیملی ہسپتال کے دورہ کے موقع پر امریکی سفیر کیمرون منٹر نے سائنس و ٹیکنالوجی میں پاک امریکی تعاون پر روشنی ڈالی

The Ambassador and his wife, Marilyn Wyatt, met with faculty and students of the Rawalpindi Medical College at Holy Family Hospital's telemedicine facility, which has worked with U.S. hospitals to train more than 100 doctors nationwide and remotely treat over 2,000 patients using cutting-edge technology.

During a tour of the hospital with Holy Family Hospital's Telemedicine E-Health Training Center Project Director Dr. Asif Zafar, Ambassador Munter stated, "Holy Family's partnership with American hospitals is an example of the true spirit of our people, who work together, across oceans, to improve access to healthcare in remote areas of Pakistan and treat the sick."

Ambassador Munter commended Dr. Asif Zafar and the Holy Family team for their efforts to strengthen the health sector in Pakistan and looked forward to more shared successes, which will bring Pakistanis and Americans closer together.

Since 2003, The United States has provided over $16 million to Pakistan-U.S. Science and Technology cooperation, supporting innovative and useful projects to broaden relations between the scientific and technological communities of the two countries.

اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں پاک امریکہ تعاون کی اہمیت اجاگر کی۔ سفیر اور ان کی اہلیہ میریلین وائیٹ نے راولپنڈی میڈیکل کالج کے اساتذہ اور طالبعلموں سے ہولی فیملی اسپتال کے ٹیلی میڈیسن مرکز میں ملاقات کی جہاں امریکی اسپتالوں کے ساتھ مل کر ملک بھر سے ایک سو سے زیادہ ڈاکٹروں کو تربیت فراہم کی گئی ہے اور دور دراز کے دو ہزار سے زیادہ مریضوں کا جدید ترین ٹیکنالوجی کے ذریعہ علاج کیا گیا ہے۔

سفیر کیمرون منٹر نے ہولی فیملی اسپتال کے ٹیلی میڈیسن ای ہیلتھ تربیتی مرکز کے پراجیکٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر آصف ظفر کے ہمراہ اسپتال کے دورہ کے دوران کہا کہ ہولی فیملی اسپتال کا امریکی اسپتالوں کے ساتھ اشتراک کار ہمارے لوگوں کی اصل روح کا عکاس ہے جو سمندر پار ہونے کے باوجود مل کر پاکستان کے دور افتادہ علاقوں میں صحت عامہ کی سہولیات کی فراہمی اور مریضوں کے علاج معالجہ کا کام کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہم ڈاکٹر آصف ظفر اور ہولی فیملی اسپتال کی ٹیم کی کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو وہ پاکستان میں صحت کے شعبہ کو مستحکم کرنے کے لئے کر رہے ہیں اور ہم مزید مشترکہ کامیابیوں کے منتظر ہیں جو پاکستانیوں اور امریکیوں کو قریب تر لائیں گی۔

امریکہ ۲۰۰۳ء سے اب تک سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبہ میں پاک امریکہ تعاون کے سلسلہ میں ۱۶ ملین ڈالر فراہم کر چکا ہے جس کے ذریعہ جدت و اختراع اور ایسے مفید منصوبوں میں اعانت کی گئی ہے جن سے دونوں ملکوں میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے ماہرین کے درمیان روابط و تعاون کو وسعت ملی ہے۔

Visit the 50 States: Missouri

پچاس ریاستوں کی سیر: میزوری

Steam boats travel the Mississippi river in front of Saint Louis and the Gateway Arch - AP Photo

اسٹیم بوٹس سینٹ لوئیس اور گیٹ وے آرچ کے سامنے دریائے میسیسپی میں محوسفر ہیں ۔ اے پی فوٹو

Visit the 50 States: Missouri

پچاس ریاستوں کی سیر: میزوری

By Rebecca Danis

تحریر: ریبیکا ڈینس

24th State - Missouri		چوبیسویں ریاست	میزوری:
Admission to Union:	August 10, 1821	10 اگست 1821ء	یونین میں شمولیت:
Capital:	Jefferson City	جیفرسن سٹی	دارالحکومت:
Population:	5,988,927	انسٹھ لاکھ اٹھاسی ہزار نو سو ستائیس	آبادی:
State Motto:	The Welfare of the People Shall Be the Supreme Law.	عوام کی بہبود سب سے بالاتر قانون	ریاستی نعرہ:

State Flag:
ریاست کا پرچم

State Seal:
ریاست کی مہر

State Bird: Bluebird
ریاستی پرندہ: بلیو برڈ

State Flower: Hawthorn
ریاستی پھول: گل گنجفہ

Although I'm currently living and working at the U.S. Embassy in Islamabad, I will always consider myself a Missouri girl! My family moved to St. Louis, a city in eastern Missouri, when I was seven years old.

Missouri is often called the "Show-Me State" – because we have a reputation for only believing what we see with our own eyes! Beneath the skepticism, however, Missourians are trustworthy and hospitable people. We love to have fun and take great pride in our sports teams – particularly 2011's baseball World Series Champions, the St. Louis Cardinals. We have unique cuisine that is all our own, including toasted ravioli, gooey butter cake, and concretes – ice cream custard so thick you can tip the cup upside down without it falling out! Walt Disney, writer Mark Twain and actor Brad Pitt all grew up in Missouri. The state's 1904 World's Fair is credited with introducing a number of novel foods to the world stage, including cotton candy, ice cream cones, and Dr. Pepper. Missouri is also the birthplace of ragtime, sometimes called the first distinctly American music.

اگرچہ میں اس وقت اسلام آباد کے امریکی سفارتخانے میں کام کرتی اور یہیں رہتی ہوں لیکن میں ہمیشہ سے اپنے آپ کو میزوری سے تعلق رکھنے والی ایک لڑکی سمجھتی ہوں۔ میرا خاندان مشرقی میزوری کے شہر سینٹ لوئیس میں اس وقت منتقل ہوا تھا جب میری عمر سات برس تھی۔ میزوری کو اکثر "کر کے دکھاؤ والی ریاست" کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے کیونکہ ہمارے بارے میں مشہور ہے کہ ہم جو کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں صرف اسی پر یقین کرتے ہیں۔ تاہم اس تشکیک آمیزی سے قطع نظر، میزوری کے باشندے قابل اعتماد اور مہمان نواز لوگ ہیں۔ ہمیں تفریح اچھی لگتی ہے اور ہمیں اپنی کھیلوں کی ٹیموں خاص طور پر 2011ء کی بیس بال ورلڈ سیریز چمپئین شپ جیتنے والی سینٹ لوئس کارڈینلز پر بہت زیادہ فخر ہے۔

خوراک کی مختلف اشیاء تیار کرنے کے ہمارے اپنے منفرد طریقے ہیں۔ مثلاً Toasted Ravioli, Gooey Butter Cake اور آئس کریم جو اس قدر ٹھوس ہوتی ہے کہ آپ کپ کو الٹا بھی کر دیں تو نہیں گرتی۔ والٹ ڈزنی، مصنف مارک ٹوئن اور اداکار براڈ پٹ جیسے لوگ میزوری میں پلے بڑھے۔

Busch Stadium Saint Louis - AP Photo سینٹ لوئیس کا بش اسٹیڈیم ۔ اے پی فوٹو

The weather in Missouri ranges from sweltering hot in the summer to snowy and icy cold in the winter… but we also have a beautiful flower-filled Spring and a gorgeous Fall with a rainbow of leaves changing color. Many farmers still make their home in our state, planting fields of corn, soybeans, and rice.

If you're a student interested in science, journalism, computers or engineering, definitely consider applying to Missouri universities. Washington University of Saint Louis, University of Missouri-Columbia, and the Missouri University of Science and Technology all offer top-notch educational opportunities for dedicated undergraduates.

Early summer is a wonderful time to visit. Families flock to the world-class St. Louis Zoo, Science Center, and Art Museum in downtown Forest Park. In the evenings, many people take a picnic and enjoy a free performance of Shakespeare outside under the stars. Another must-see is the famous St. Louis Gateway Arch – called the "Gateway to the West." If you're not afraid of heights or small spaces,

ریاست میں 1904ء میں منائے جانے والے ورلڈ فیئر کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس موقعہ پر عالمی سطح پر کئی منفرد اور انوکھے کھانے متعارف کرائے گئے تھے جن میں کاٹن کینڈی، کون آئس کریم اور ڈاکٹر پیپر قابل ذکر ہیں۔ میزوری Ragtime کا اصل وطن ہے جسے اکثر خالصتاً امریکی موسیقی بھی قرار دیا جاتا ہے۔

میزوری کا موسم گرمیوں میں شدید گرمی اور سردیوں میں برفباری اور شدید سردی سے عبارت ہے لیکن پھولوں سے ہری بھری بہار اور بدلتے رنگوں والے پھولوں کی قوس قزح سے سجی شاندار خزاں بھی میزوری کا خاصہ ہے۔ بہت سے کسان اب بھی اس ریاست میں آباد ہیں جو مکئی، سویابین اور چاول اگاتے ہیں۔

اگر آپ سائنس، صحافت، کمپیوٹر یا انجینئرنگ میں دلچسپی رکھنے والے طالب علم ہیں تو آپ کو یقیناً میزوری کی یونیورسٹیوں میں داخلے کا سوچنا چاہیئے۔ سینٹ لوئیس کی واشنگٹن یونیورسٹی، کولمبیا یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی جیسے اعلیٰ معیار کے تعلیمی ادارے کامیابی کے خواہشمند طلبہ بہترین تعلیمی مواقع فراہم کرتے ہیں۔ یہاں آنے کے لئے گرمیوں کے اوائل کا موسم بہترین ہے۔ پورے پورے خاندان سینٹ لوئیس چڑیا گھر، سائنس سنٹر اور شہر کے وسط میں واقع فاریسٹ پارک کے آرٹ میوزیم کا رخ کرتے ہیں۔ شام کے وقت بے شمار لوگ پکنک مناتے ہیں اور کھلے آسمان تلے تاروں کی چھاؤں میں

The Kansas City skyline at twilight

صبح سویرے کنساس سٹی کا منظر

you can even take a small elevator up to the very top of the arch, where you can see beautiful views of the city, the Mississippi river, and the surrounding countryside for miles and miles.

If you like country western music, then the city of Branson must be high on your list of destinations! Known as the "live music capital of the world," it hosts big name music stars as well as an Old-West themed amusement park, great shopping, and a fascinating network of caves. Kansas City, famous for its barbecue and jazz, is another great spot on the western edge of the state.

Often when people plan a vacation in the United States, they think of New York or Florida or California... however, I can tell you from experience: the Midwest has plenty to offer as well!

Rebecca Danis is a Public Diplomacy Officer at U.S. Embassy Islamabad.

شیکسپیئر کے ڈراموں سے مفت لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ایک اور جگہ، جس کو دیکھنا ضروری ہے وہ ہے سینٹ لوئیس گیٹ وے آرچ، جسے مغرب کا دروازہ بھی کہا جاتا ہے۔ اگر آپ کو بلندیوں اور چھوٹی جگہوں سے خوف نہیں آتا تو آپ اس آرچ کے بلندترین حصے پر جانے کے لئے ایک چھوٹی سی لفٹ بھی استعمال کر سکتے ہیں جہاں سے آپ کو سینٹ لوئیس شہر ، دریائے میسسپی اور میلوں تک پھیلے ہوئے مضافات کا دلفریب نظارہ دیکھنے کو ملے گا۔

اگر آپ کو مغربی دیہی موسیقی سے شغف ہو تب تو یقیناً آپ برنیس شہر بھی جانا چاہیں گے جسے لائیو موسیقی کا عالمی دارالخلافہ کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ یہاں دنیائے موسیقی کے بڑے بڑے فنکار آباد ہیں۔ Old West Themed Park خریداری کے شاندار مراکز اور پرکشش غاروں کا ایک سلسلہ اس پر مستزاد ہیں۔ ریاست کے مغربی خطے میں کینساس شہر آباد ہے جو باربی کیو اور جاز کے لئے معروف ہے۔ اکثر و بیشتر جب بھی امریکہ میں کوئی شخص اپنی چھٹیاں گزارنے کا پروگرام بناتا ہے تو وہ نیویارک یا فلوریڈا یا کیلیفورنیا کے بارے میں سوچتا ہے تاہم میں آپ کو اپنے تجربے سے بتاتی ہوں کہ مڈویسٹ میں بھی دیکھنے اور لطف اندوز ہونے کو بہت کچھ ہے۔

ربیکا ڈینس امریکی سفارتخانہ اسلام آباد میں پبلک ڈپلومیسی آفیسر ہیں۔

Charles A. Lindbergh poses with his plane "The Spirit of St. Louis" in this 1927 photo - AP Photo

چارلس اے۔ لنڈبرگ کی اس کے جہاز "دی اسپرٹ آف سینٹ لوئیس" کے ساتھ ۱۹۲۷ء میں لی گئی تصویر ۔ اے پی فوٹو

Ask the Consul

قونصل سے پوچھئے

By Dana Jea

تحریر:۔ ڈاناجیا

WHAT ARE THE MOST COMMON REASONS APPLICANTS ARE SENT HOME BEFORE THEIR NONIMMIGRANT VISA INTERVIEW?

وہ کون سی عام وجوہات ہیں جن کی بناء پر درخواست گزاروں کو نان امیگرنٹ ویزے کے لئے انٹرویو کے بغیر ہی گھر بھیج دیا جاتا ہے؟

Incomplete CEAC Form: All applicants are required to review and fill out a DS-160 form before arriving at the U.S. Embassy for their interview. If they fail to fill out any sections of the form like the "Location and Preparer Information" section, they will be sent home without being interviewed. If they have assistance filling out their form but fail to review any section of the form like the "Security and Background Information" section, they will also be sent home without an interview. When applicants are turned away, they are required to electronically reopen the DS-160 forms, revise any incomplete information, and resubmit them to the U.S. Embassy before they are permitted to return for an interview. The best way to avoid this situation is for applicants to ensure that they review the questions in the DS-160 forms carefully and provide all of the information requested the first time! (TIP: Also, remember that it is possible to

نامکمل CEAC فارم: تمام درخواست گزاروں کیلئے لازمی ہے کہ وہ اپنے انٹرویو کیلئے امریکی سفارتخانہ آنے سے پہلے DS-160 فارم بھریں۔ اگر وہ اس فارم کے کسی بھی حصے کو مثلاً Location and Preparer Information" سیکشن کو مکمل کرنے میں ناکام رہے تو انہیں انٹرویو کے بغیر ہی گھر بھیج دیا جائے گا۔ اگر انہوں نے اپنا فارم بھرنے میں کسی سے مدد لی ہو لیکن کسی بھی حصے مثلاً "Security Background Information" پر نظر ثانی نہ کر سکے ہوں تو بھی انہیں انٹرویو کے بغیر گھر جانا پڑے گا۔ جب درخواست گزاروں کو ایسے ہی واپس بھیج دیا جاتا ہے تو پھر ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ کمپیوٹر پر انٹرنیٹ کے ذریعے D-S160 فارم کھولیں، نامکمل حصوں پر نظر ثانی کر کے انہیں مکمل کریں اور امریکی سفارتخانہ کو بھیج دیں تا کہ انہیں انٹرویو کے لئے پیش ہونے کی اجازت مل سکے۔ درخواست گزاروں کے لئے اس صورت حال سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ وہ اس امر کو یقینی بنائیں کہ انہوں نے DS-160 فارم کے سوالات احتیاط اور بغور پڑھ لئے ہیں اور پہلی ہی بار میں تمام مطلوبہ معلومات فراہم کر دی ہیں۔ یہ بھی یاد رکھیے کہ آپ ان سوالات کو اُردو میں پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے لئے اردو زبان کا انتخاب کرنے کے لئے DS-160 فارم میں زبانوں کا انتخاب کرنے والے مینو میں جا کر اردو پر کلک کرنا ہوگا۔

ٹھیک کی گئی تصاویر: تمام درخواست گزروں کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی تازہ ترین تصویر جمع کرائیں جو چھ ماہ سے زائد عرصہ پرانی نہ ہو۔ تصویر کا پس منظر سفید یا موتیا رنگ کا ہو، درخواست گزار بالکل سامنے دیکھ رہا ہو اور اس میں صرف گردن سے اوپر والا حصہ یعنی چہرہ نظر آ رہا ہو۔ صرف اتنی سی ضرورت کے باوجود ہمیں اکثر ایسی تصاویر دیکھنے کو ملتی ہیں جن میں چہرے کی جھریاں تل یا پیدائشی نشانات ختم کر دی جاتی ہیں اور چہرے کے تاثرات کو بہتر بنایا گیا ہوتا ہے یا جلد کو بہتر انداز میں پیش کیا

read the questions in Urdu by choosing this setting from the "Tooltip Language" drop down menu on the DS-160.)

Touched-Up Photo: All applicants are required to submit a recent photograph; one taken not more than six months ago. This photo should be only from the neck up, facing straight ahead, with a white or off-white background. Despite this requirement, we often see photos that have been "touched-up" to smooth out wrinkles, lighten skin tone, and erase facial features such as moles and birth marks-- submissions which, unfortunately, result in applicants being sent home before their interviews. The best way to avoid this situation is to submit a photo that adheres to the required specifications the first time! Many Pakistani photographers automatically use computer software to touch-up your photo—please ask them NOT to do this, and provide you with a natural shot. Your photo should look like the reflection you see in the mirror in good lighting. The required photograph measurements are 2 inches square. The head of the applicant including both face and hair must be shown with the ears exposed. For more detailed information on the correct proportions visit www.travel.state.gov. Dark and tinted glasses are not acceptable; medical exceptions are possible with a doctor's prescription. Computer-scanned photographs are also not permitted.

Damaged Fingers: Any applicants who have dry, cracked, peeling, cut, or otherwise injured fingers may potentially be sent home before their interviews because they are unable to provide quality fingerprints. The best way to avoid this situation is to take care of yourself (and especially your fingers) so that you can provide quality fingerprints the first time! (TIP: To provide quality fingerprints: avoid harsh cleaning products, wear gloves when it is cold outside, apply lotion when your fingers are dry, cracked or peeling, and drink 8-10 glasses of water each day to help stay hydrated, especially during summer months.)

گیا ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے ایسی تصاویر جمع کرانے والے تمام درخواست گزاروں کو انٹرویو کے بغیر ہی گھر بھیج دیا جاتا ہے۔ اس طرح کی صورت حال سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ پہلی بار ہی ایسی تصویر جمع کرائی جائے جو مطلوبہ معیار پر پوری اترتی ہو۔ بہت سے پاکستانی فوٹوگرافرز اپنے طور پر آپ کی تصویر کو درست کرنے کے لئے کمپیوٹر سافٹ ویئر کا استعمال کرتے ہیں ازراہ کرم ان سے کہہ دیجئے کہ وہ ایسا نہ کریں بلکہ آپ کی ایسی ہی تصویر آپ کو مہیا کریں جیسا کہ آپ نظر آتے ہیں۔ آپ کی تصویر ایسی ہونی چاہیے جیسے آپ روشنی میں آئینے میں اپنے آپ کو دیکھتے ہیں۔ مطلوبہ تصویر دو مربع انچ ہونی چاہئے۔ تصویر میں درخواست گزار کا سر، بال، چہرہ اور کان واضح طور پر نظر آنے چاہیں۔

مطلوبہ تصویر کے صحیح معیار کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے کے لئے آپ یہ ویب سائٹ ملاحظہ کریں: www.travel.state.gov۔ تاریک یا منعکس کرنے والے شیشوں والی عینک قابل قبول نہیں ہے۔ ڈاکٹر کے تحریری مشورے پر طبی استثنیٰ کی اجازت مل سکتی ہے۔ کمپیوٹر سے سکین کی گئی تصاویر قابل قبول نہیں ہیں۔

خراب انگلیاں: ایسے تمام درخواست گزار، جن کی انگلیاں خشک یا پھٹی ہوتی ہوں یا جن سے جلد اتر رہی ہو یا کسی بھی طرح سے زخمی ہوں، عین ممکن ہے کہ انہیں بھی انٹرویو سے پہلے ہی گھر بھیج دیا جائے کیونکہ وہ اپنی انگلیوں کے صحیح عکس یعنی فنگر پرنٹس مہیا کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔

اس صورت حال سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنا اور (خاص طور پر اپنی انگلیوں کا بہت خیال رکھیں) تاکہ آپ پہلی بار ہی میں مطلوبہ معیار کے فنگر پرنٹس دے سکیں۔ بہترین فنگر پرنٹس مہیا کرنے کے لئے آپ کو چاہیے کہ صاف کرنے والے سخت سامان سے گریز کریں۔ جب سردی ہو تو دستانے پہنیں، جب آپ کی انگلیاں خشک یا شکستہ ہوئی ہوں یا ان کی جلد اتر رہی ہو تو لوشن لگائیں۔ روزانہ آٹھ سے دس گلاس پانی پیئیں (خاص طور پر گرمیوں میں) تاکہ آپ کے جسم میں پانی کی کمی نہ ہونے پائے۔

Letters to the Editor

قارئین کی آراء

I have received the summer 2011 issue of Khabr-o-Nazar magazine for which I am very thankful to you. The articles titled “a Commitment to Women”, “Pakistani Students Blast Off to Space Camp in America", "Muslim-American Women Lead Community Projects for Earth Day”, and “Visit The 50 States” were very informative and impressive. I hope that the U.S. assistance for Pakistan would prove very helpful in bringing the two nations further closer.

Israr-ur-Rehman, Mardan, KPK

مجھے موسم گرما 2011ء کا خبر ونظر کا شمارہ ملا اور میں اس کے لئے آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔ کمٹمنٹ ٹو وومن، امریکہ میں پاکستانی طلبہ کی سپیس کیمپ کی سیر، مسلمان امریکی خواتین کی طرف سے یومِ ارض کے حوالے سے سماجی منصوبوں کا آغاز اور پچاس ریاستوں کی سیر جیسے مضامین بہت زیادہ معلوماتی اور متاثر کن تھے۔ مجھے اُمید ہے کہ پاکستان کے لئے امریکہ کی امداد دونوں ملکوں کو مزید قریب لانے میں مددگار ثابت ہوگی۔

اسرار الرحمان، مردان، خیبر پختونخواہ

The summer issue of the Khabr-o-Nazar was very interesting. Especially, the articles, "Fun Facts About the Fourth of July", "Secretary Clinton’s Message to Pakistan" and "Muslim-American Women Lead Community Projects for Earth Day”, compelled me to read the entire magazine in one sitting due to the interesting information and appealing facts contained in them. I must congratulate the Khabr-o-Nazar team for publishing quality contents in this magazine.

Sami Jamal, Karachi

خبر ونظر کا موسم گرما 2011ء کا شمارہ بہت دلچسپ تھا۔ خاص طور پر چار جولائی کے بارے میں دلچسپ حقائق پاکستان کے لئے وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن کا پیغام اور مسلمان امریکی خواتین کی طرف سے یومِ ارض کے حوالے سے سماجی منصوبوں کا آغاز جیسے مضامین اور ان میں شامل دلچسپ اور متاثر کن حقائق نے مجھے سارا جریدہ ایک ہی نشست میں پڑھنے پر مجبور کیا۔ میں خبر ونظر کی پوری ٹیم کو اس قدر معیاری جریدہ شائع کرنے پر مبارکباد دیتا ہوں۔

سمیع جمال، کراچی

I read the last issue of the Khabr-o-Nazar which contained a variety of very informative and interesting articles. I found this magazine a reliable source for students of international relations as well the journalists to get information about the U.S.-Pakistan relations. In fact, this prestigious magazine really added to my knowledge and information about the United States. The journal provides an in-depth analysis of the American culture and society. I congratulate the entire Khabr-o-Nazar team for producing such a valuable publication.

Imran Khan, Lower Dir, KPK

میں نے خبر ونظر کا تازہ شمارہ پڑھا جس میں بہت سے دلچسپ اور معلوماتی مضامین شامل تھے۔ میرے خیال میں یہ جریدہ بین الاقوامی تعلقات کے طلبہ اور صحافیوں کے لئے پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کو سمجھنے کا قابل اعتماد ذریعہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس مؤقر جریدے کی بدولت امریکہ کے حوالے سے میری معلومات اور علم میں بے حد اضافہ ہوا ہے۔ اس رسالے میں امریکی ثقافت اور معاشرے کا عمیق تجزیہ موجود ہوتا ہے۔ میں اس قدر معیاری رسالہ شائع کرنے پر خبر ونظر کی پوری ٹیم کو مبارکباد دیتا ہوں۔

عمران خان، لوئر دیر، خیبر پختونخوا

Thank you very much for regularly sending your prestigious magazine, Khabr-o-Nazar, to the library of National Institute of Management (NIM), Quetta. Indeed, this journal is very helpful for getting firsthand knowledge of the American society and the U.S.-Pakistan relations. The side-by-side publication of its contents in English and Urdu languages is very beneficial for both the highly-educated as well the literate Pakistanis.

Muhammad Ramzan Awan, Quetta

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ (این آئی ایم) کوئٹہ کی لائبریری کو بہترین اور معیاری رسالہ خبر ونظر باقاعدگی سے ارسال کرنے پر میری طرف سے دلی شکریہ قبول کیجئے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ رسالہ امریکی معاشرے اور پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کے حوالے سے مکمل معلومات حاصل کرنے کا ایک قابل قدر ذریعہ ہے۔ اس کا مواد اُردو اور انگریزی میں ساتھ ساتھ شائع کرنے سے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور عام پڑھے لکھے ہر دو طبقوں کو اس سے بھرپور استفادہ کا موقعہ ملتا ہے۔

محمد رمضان اعوان، کوئٹہ

"We share a vision of a sovereign, self-sufficient and democratic Pakistan; a Pakistan at peace and trading with its neighbors and full of opportunities for both men and women." U.S. Secretary of State Hillary Clinton with Pakistani Foreign Minister Hina Rabbani Khar at Islamabad

ہم ایک خودمختار، خودکفیل اور جمہوری پاکستان کا مشترکہ تصور رکھتے ہیں؛ ایک ایسا پاکستان جو پُرامن ہو، اپنے ہمسائیوں سے تجارت کرتا ہو اور مردوں اور عورتوں دونوں کیلئے بھرپور مواقع رکھتا ہو۔

امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن اسلام آباد میں اپنی پاکستانی ہم منصب حنا ربانی کھر کے ہمراہ ۔ اے پی فوٹو

"Like" the Embassy's Facebook Page and suggest it to your friends: www.facebook.com/pakistanusembassy سفارتخانہ کا فیس بک پیج